REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ۲۴ — شمارہ ۲۴

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

یکم جمادی الاخریٰ ۱۳۹۵ھ — ۱۲ر احسان ۱۳۵۴ہش — ۱۲ر جون ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ر احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں الفضل مورخہ ۳ر جون میں شائع شدہ اطلاع یہ ہے کہ

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ"

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۹ر احسان (جون)۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ مع جملہ درویشان کرام خیریت سے ہیں۔

قادیان ۹ر احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال حیدر آباد دکن میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

جاپان میں تبلیغِ اسلام

- لٹریچر کی تقسیم ● انفرادی تبلیغ ● جاپان ٹیلی ویژن پر انٹرویو
- آسٹریلیا کے سفیر سے ملاقات اور قرآن مجید کی پیشکش ● ایک اجلاس کے موقع پر

تبلیغِ اسلام کی سعادت۔!!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے۔ مبلغ جاپان

مختصر تاریخ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام ۱۹۳۵ء میں ہوا۔ سب سے پہلے مبلغ مکرم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز بی۔اے۔ ۴ر جون ۱۹۳۵ء کو جاپان آئے۔ اور اس مشن کی بنیاد رکھی۔ آپ نے قریباً تین سال تک جاپان میں خدمت سرانجام دی۔ اور ۱۲ر جولائی ۱۹۳۸ء کو قادیان واپس چلے گئے۔ آپ کی قادیان واپسی سے قبل ۱۰ر جنوری ۱۹۳۷ء کو مکرم حافظ عبد الغفور صاحب جاپان میں تبلیغ اسلام کے لئے قادیان سے روانہ کئے گئے۔ آپ پونے پانچ سال تک جاپان میں تبلیغ اسلام بجا لانے کے بعد ۳۰ر اکتوبر ۱۹۴۱ء کو قادیان واپس آئے۔ خلافتِ ثالثہ کے آغاز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ جاپان میں بہت جلد مشن کا قیام کیا جائے گا۔ چنانچہ ۱۹۶۹ء میں اس مشن کا دوبارہ اجراء ہوا۔ دورِ ثانی میں سب سے پہلے مبلغ مکرم راجہ عبد الحمید صاحب (سابق مبلغ انگلستان و امریکہ) ۸ر ستمبر ۱۹۶۹ء کو جاپان میں وارد ہوئے۔ آپ نے قریباً ساڑھے پانچ سال تک اس ملک میں خدمت سرانجام دی۔

اور ۲۰ر فروری ۱۹۷۵ء کو ربوہ واپس تشریف لے گئے۔ یہ عاجز ۱۰ر فروری ۱۹۷۵ء کو ربوہ سے روانہ ہو کر ۱۱ر فروری کو جاپان پہنچا۔ ابتدائی تین ماہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی اس کی مختصر رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔

جاپانی زبان کی تحصیل

جاپان ایک ایسا ملک ہے جس میں انگریزی زبان بہت ہی کم سمجھی اور بولی جاتی ہے۔ اگرچہ سب سکولوں میں طلبہ کو انگریزی ایک مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی ہے لیکن عملی طور پر اس علم کو استعمال کرنے اور بڑھانے کا رجحان بہت کم ہے۔ جس کا نتیجہ ہے کہ انگریزی بولنے والے جاپانی بہت ہی شاذ ملتے ہیں۔ یہ ملک جاپانیوں کا ہے اس وجہ سے ہر جگہ جاپانی زبان ہی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس ملک میں مؤثر طور پر تبلیغی کام کرنے کے لئے جاپانی زبان کا سیکھنا ازبس لازم ہے۔ چنانچہ یہاں آنے کے قریباً دو ماہ بعد جبکہ نئی کلاس کا اجراء ہوا تو خاکسار نے جاپانی زبان سیکھنے کے لئے ایک سکول میں

داخلہ لے لیا۔ ہفتہ میں پانچ روز سکول لگتا ہے اور روزانہ تین گھنٹے پڑھائی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحصیلِ زبان کا یہ مرحلہ بخیر و خوبی طے ہو رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مرحلہ کو بہت آسان کر دے اور زبان پر کامل عبور عطا کرے۔ تاکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام نہایت مؤثر رنگ میں اہلِ جاپان تک پہنچایا جا سکے۔ تحصیلِ زبان کی یہ کوشش محض دین کی خاطر ہے۔ اور اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ زبان سیکھنے کے بعد اہلِ جاپان سے اُن کی اپنی زبان میں باتیں کرنے کی سعادت مل سکے۔ فی الوقت زبان نہ آنے کی وجہ سے یہ صورت ممکن نہیں۔ ان حالات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا ہمیشہ پیشِ نظر رہتی ہے اور اس کے ورد میں حالات کی مناسبت کی وجہ سے بہت لطف آتا ہے کہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ۔ آمین۔

لٹریچر کی تقسیم

اس وقت تک جاپانی زبان میں دو کتابچے اور ایک پمفلٹ شائع کئے جا چکے ہیں جو مکرم جناب میجر عبد الحمید صاحب نے اپنے عرصۂ قیام میں بہت محنت سے تیار اور شائع کئے ہیں۔ ایک کتابچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ "ہماری تعلیم" کے جاپانی ترجمہ پر مشتمل ہے۔ دوسرا کتابچہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی کے بارے میں ہے۔ پمفلٹ میں اسلام اور جماعتِ احمدیہ کا مختصر تعارف شائع کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام اور خلفاءِ مسیح موعودؑ کی تصاویر بھی ان میں شامل ہیں۔

اس لٹریچر کی تقسیم انفرادی طور پر وسیع پیمانہ پر کی جاتی رہی ہے۔ ان کتب کو سنجیدہ طبقہ تک پہنچانے کے لئے کچھ عرصہ قبل یہ سکیم جاری کی گئی تھی کہ یہ کتب بذریعہ ڈاک لوگوں کے نام بھجوائی جائیں۔ چنانچہ اس سکیم کے مطابق اس عرصہ میں ۳۰۰ منتخب جاپانیوں کے نام ہر دو کتابچے اور پمفلٹ بذریعہ ڈاک روانہ کئے گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام جاپان کے ایک سنجیدہ طبقہ تک پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ انفرادی طور پر بات چیت کے دوران جن لوگوں کی خدمت میں یہ لٹریچر پیش کیا گیا اُن کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

تبلیغِ اسلام کا ایک عمدہ موقع

۱۰ر اپریل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تبلیغِ اسلام کا ایک بہت عمدہ موقع عطا فرمایا۔ اس روز اخبار میں یہ اعلان نظر سے گزرا کہ آج HOTEL TOSHI CENTRE میں ایک جاپانی عالم MR. NEMURA اسلام کے بارہ میں تقریر کریں گے۔ خاکسار وقتِ مقررہ پر اس مجلس میں پہنچ گیا۔ یہ اجلاس EAST WEST DISCUSSION GROUP کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا۔ اور اس میں مختلف مکاتبِ فکر کے قریباً چالیس جاپانیوں نے شرکت کی۔ سب سے پہلے جاپانی عالم نے تقریر کی جو بہت محنت سے تیار کی گئی تھی۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے [illegible] روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ احسان ۱۳۵۴ ہش

مشورہ

بسا اوقات ہم یہ سوچ کر تعجب و تاسف کرتے ہیں کہ احمدیت کی گزشتہ نوّے سالہ تاریخ میں ایسے بے شمار مواقع آئے کہ علمائے زمانہ نے اپنی تمام کوششوں، اپنی تمام طاقتوں اور اپنی ساری قابلیتوں کو اجتماعی طور پر اس امر پر صرف کر دیا کہ وہ احمدیت کو کلیۃً نیست و نابود کر دیں۔ احمدیت کی مخالفت کرنے والے یہ علماء کوئی معمولی پوزیشن کے لوگ نہ تھے۔ وہ پہاڑوں جیسے قامت اور دیو پیکر شخصیتوں کے مالک تھے۔ کچھ ان میں سے برِ صغیر پاک و ہند کی سرحدوں کے اندر نہ صرف بڑی شہرت رکھتے تھے۔ بلکہ عامۃ المسلمین کے نزدیک پرستش کی حد تک قابلِ تعظیم گردانے جاتے تھے۔

ان علماء میں سے بہت سے ایسے تھے جنہوں نے اپنے ناموں کے ساتھ "فاتحِ قادیان" کا لقب چسپاں کر لیا تھا۔ اور ہر سٹیج پر وہ احمدیت کو بیخ و بُن سے اکھاڑ پھینکنے کے دعوے کرتے تھے۔ اور فی الواقع وہ اس خواہش اور مطمحِ نظر کو پورا کرنے کے لئے اپنی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ صرف کر کے اس دُنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور یہ حسرت اپنے دلوں میں ساتھ لے گئے کہ آئندہ کا مؤرخ انہیں "فاتحِ قادیان" کے نام سے موسوم کرے۔ اور ان کی نسلیں ان کے اس معرکۃ الآراء کارنامہ پر رہتی دُنیا تک فخر کرتی رہیں۔

ہمارے ان مخالف علماء میں سے بے شمار ایسے تھے جن کی شعلہ بیانی اور طلاقتِ لسانی میں تلوار کی کاٹ تھی۔ سیلاب کی سی روانی تھی۔ اور طوفان کی سی تیزی تھی۔ ان کی علمیت مسلّمہ تھی۔ اور وہ خود بھی تبحرِ علمی کے دعویدار تھے۔ وہ سٹیج پر آ کر جب احمدیت کے خلاف اپنی زبانوں کو بے لگام چھوڑ دیتے تھے تو وہ واقعی انگارے اُگلتی تھیں۔ اور ان انگاروں کی چنگاریاں ایک مرئی شکل میں ان سٹیجوں سے اُڑتی ہوئی سامعین اور ناظرین کو نظر آتی تھیں۔ اور پھر وہ تمام ہزاروں سامعین ان جلسہ گاہوں سے وہ انگارے اور شعلے اپنے دامنوں میں سمیٹ کر اُٹھتے تھے، یہ عزم اپنے دلوں میں لئے ہوئے کہ وہ مولوی صاحب —— جناب مولانا —— علامہ گرامی قدر —— غالی جناب شاہ —— کے "فرمودات" پر عمل کر کے اپنی ساری صلاحیتوں کو احمدیت کی بیخ کنی پر صرف کر دیں گے۔

اور پھر واقعات اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ فی الواقع ایسا ہوا۔ عامۃ المسلمین، مولانا —— مولوی صاحب —— علامہ گرامی قدر —— اور شاہ صاحب کے مونہوں سے اُگلے ہوئے انگارے اپنے دامنوں میں سمیٹ کر ساتھ لے جاتے تھے۔ اور ہر مقام پر احمدیت کے خلاف آگ بھڑکا دیتے تھے۔ اور جماعتِ احمدیہ کے بیگناہ افراد کا قافیۂ حیات تنگ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے۔ اور اس غرض کے لئے اسلامی تعلیمات اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کو پسِ پشت ڈال کر احمدیت کے خلاف غیر انسانی اور غیر شرعی کارستانیوں کو ہمیشہ کارِ ثواب سمجھا گیا۔ لیکن یہ ایک واضح ترین حقیقت ہے کہ ہمارے نادان مخالفین کی ان پُرجوش مخالفتوں کے نتیجہ میں احمدیت نے ہمیشہ ترقیات کی منزلیں طے کیں۔ اور جتنی زیادہ مخالفت ہوئی اتنی ہی زیادہ ترقی ہوئی۔

ہم جو کچھ عرض کر رہے ہیں یہ ہمارا اپنا تبصرہ نہیں بلکہ یہ ہمارے مخالفین میں سے ایک بہت بڑے مخالف کا علی الاعلان اعتراف ہے۔ یعنی مولانا عبد الرحیم صاحب اشرف مدیر المنیر لائل پور کا، جن کے قلم اور زبان نے ہمیشہ احمدیت کے خلاف اپنی تمام تر صلاحیتوں کو وقف رکھا۔ وہ اپنے گرم گفتار اخبار میں لکھتے ہیں:-

> "ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ۔ تعلق باللہ۔ دیانت۔ خلوص۔ علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین دہلوی۔ مولانا انور شاہ دیوبندی۔ مولانا قاضی سید سلیمان منصورپوری۔ مولانا محمد حسین بٹالوی۔ مولانا عبد الجبار غزنوی۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر ...... ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کوششوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔"
>
> (المنیر لائل پور ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء)

انہوں نے تو لکھا تھا کہ "متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے"۔ مگر یہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کچھ کنجوسی سے کام لیا تھا کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدی صرف متحدہ ہندوستان میں ہی نہیں بڑھتے رہے بلکہ دنیا کے بہت سے ممالک میں بڑھتے رہے۔ اور اس سُرعت اور اس شان سے بڑھے کہ تقسیم ملک کے وقت ان کی تعداد ۲۵ لاکھ تھی اور اب ایک کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے۔

گزشتہ نوّے سال سے علماء کی طرف سے احمدیت کا شدید ترین مخالفت اور احمدیت کی تیز رفتار ترقی کا عمل جاری ہے۔ کاش! کوئی اہلِ خرد اس امر پر غور کرنے کے لئے وقت نکال سکے کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے۔ ایک چھوٹی سی جماعت اتنے بڑے بڑے طوفانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اتنی تیزی سے ترقی کیوں کرتی جا رہی ہے؟ اور احمدیت میں نئے داخل ہونے والے حق پرست یہ جانتے ہوئے بھی کہ احمدیت کو قبول کرنا خارزاروں میں سے ننگے پاؤں گزرنے کے مترادف ہے کیوں اس کے دامن سے لپٹے چلے جا رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ قبولِ احمدیت کے بعد انہیں خون کے رشتہ داروں اور خون کے پیاسوں، دونوں کی طرف سے عمر بھر تک اذیت ناک عذابوں میں مبتلا کیا جائے گا۔ لیکن وہ جان ہتھیلی پر رکھ کر احمدیت کو اپنے سینے سے لگا لیتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ قبولِ احمدیت کے نتیجہ میں بے شمار محرومیاں ان کی قسمت بن جائیں گی۔ لیکن وہ ہر چہ بادا باد کہہ کر اپنی سعادتِ فطری کی آواز پر لبیک کہہ کر دیوانوں کی فہرست میں اپنے نام لکھوا لیتے ہیں۔ اور اس علم کے باوجود کہ حلقہ بگوشِ احمدیت ہونا انہیں کفر کے فتووں کی زد میں لے آئے گا وہ اپنے ضمیر سے اُٹھنے والی صدائے حق پر عمل کر کے اور اشاعتِ اسلام کے بے پناہ جذبوں سے سرشار ہو کر اپنے آپ کو ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار کر لیتے ہیں۔ وہ عدوانِ احمدیت کی جلائی ہوئی آگ میں کود پڑتے ہیں۔ اور عقل محوِ تماشائے لبِ بام رہ جاتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے خلاف روزِ اوّل سے ہی کفر کے فتووں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ کبھی ضلعی پیمانہ پر، کبھی صوبائی پیمانہ پر، کبھی آل انڈیا سطح پر اور کبھی بین الاقوامی طور پر اس قدر فتوے علمائے زمانہ کی طرف سے لگائے گئے اور اتنے شدید ترین الفاظ میں لگائے گئے کہ عقلاً تو جماعتِ احمدیہ کو درجنوں یا سینکڑوں کی تعداد سے آگے نہیں بڑھنا چاہیئے تھا۔ لیکن ہے کوئی اہلِ دانش! جو اس امر پر سنجیدگی سے غور کرے کہ وہ خدا جو باطل کی سرپرستی نہیں کیا کرتا۔ اِس جماعت کے سر پر ہاتھ کیوں رکھے ہوئے ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر دل و جان سے ایمان لانے والی اور محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور اور ساری دنیا کو محمّد رسول اللہ صلعم کی غلامی میں لانے کا عزم رکھنے اور اس غرض کے لئے جنون کے ساتھ کام کرنے والی یہ جماعت حق پر ہے! خدا کے لئے کبھی تو سوچیئے کہ آخر خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کی بارشیں تواتر اور تسلسل کے ساتھ اس جماعت پر کیوں برس رہی ہیں اور کامیابیاں ہر میدان میں اس کے مخلص مجاہدوں کے قدم کیوں چوم رہی ہیں؟

بخدا ہم نے بیسیوں مرتبہ اپنی غمزدہ تنہائیوں میں اس امر پر غور کیا ہے کہ آخر ہمارا قصور کیا ہے؟ غیر احمدی علماء اپنے حربۂ تکفیر کا رُخ ہماری طرف کیوں کئے ہوئے ہیں؟ ہم نے بہت دفعہ اپنے المناک تخلیوں میں سوچا ہے کہ کیا ہمارا جرم سوائے اس کے بھی کچھ ہے کہ ہم توحید باری تعالیٰ اور رسالتِ محمّدی پر دل کی گہرائیوں سے ایمان رکھتے ہیں؟ کیا آفاقِ عالم میں عظمتِ محمّدؐ کے پرچم گاڑ دینے کا عزم واقعی کفر ہے؟ کیا دُنیا کی بڑی بڑی زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم کی اشاعت فی الواقع ایک جُرم ہے؟ کیا اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے دُنیا کے ہر برِّ اعظم میں اور ہر برِّ اعظم کے ہر شہر میں تبلیغِ اسلام کے مشن کھولنا اور کُفرستانوں میں مساجد تعمیر کر کے اسلامی اذانوں کی صداؤں سے کُفر کے دِل میں لرزہ پیدا کرنا واقعی ناقابلِ معافی جُرم ہے؟

اے علمائے اسلام! کبھی آپ بھی خدا تعالےٰ کے لئے غور تو کیجئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ اسلام کے مقدس نام پر ہمارے ساتھ غیر اسلامی سلوک روا رکھ رہے ہوں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ محض سماعی علم اور غیر متحقق روایاتِ پارینہ سے متأثر ہو کر لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہوں۔ آپ اپنے ذہنوں کو تعصب، عداوت اور کدورت سے خالی کر کے احمدیت کے متعلق ذاتی علم حاصل کیجئے —— کہ آخر آپ کو خدا کے حضور حاضر ہونا ہے۔ —— اور ایک دن یقینی طور پر سامنا حساب آنے کو ہے۔ جب کوئی چرب زبانی اور طلاقتِ لسانی کام نہ آئے گی ——!! (ف۔ا۔گ)

(باقی)

خطبہ جمعہ

ہم نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ ہم تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے

قرآن مجید کی رُو سے ہماری کامیابی کی صرف یہی صورت ہے کہ ہم صبر اور تدبیر کو انتہا تک پہنچا دیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ / مارچ ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس غرض کے لئے مبعوث فرمایا تھا وہ یہ تھی کہ تمام

دُنیا میں اسلام کو غالب کیا جائے

اور تمام اقوام عالم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے۔ سو جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مامور کر کے دنیا کی طرف مبعوث فرمایا۔ تو آپ نے اعلان فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے بھیجا ہے۔ کون ہے جس کے دل میں اسلام کا درد ہے؟ وہ میری طرف آئے اور اس کام میں میرا مدد و معاون ہو۔ تب ہم نے "نحن انصار اللہ" کا نعرہ لگاتے ہوئے آپ کی طرف دوڑنا شروع کیا۔ اور آپ کے جھنڈے تلے جمع ہوگئے۔ اور

ہم نے عہد کیا

کہ جس غرض اور مقصد کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ اس غرض اور مقصد کے حصول کے لئے آپ کے ساتھ مل کر ہم کوشش کرتے رہیں گے۔

غلبۂ اسلام کے لئے کوشش کرنے کا دعویٰ کرنا یا ایسا عہد کرنا بڑا آسان ہے اور اس سے بھی زیادہ آسانی یہ ہے کہ اس کے بعد انسان غفلت کی نیند سو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہم غفلت کی نیند سو جائیں۔ شیطان ہم پر اس طرح اثر انداز ہو کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو بھلا دیں اور جو عہد ہم نے اپنے رب سے باندھا ہے اُسے چھوڑ دیں ہم میں سے تھوڑے ہیں جو اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ہم نے در حقیقت خدا تعالیٰ سے کیا عہد باندھا ہے۔

اگر ہم اس عہد کا تجزیہ کریں

اور اس پر غور کریں تو ہمارے سامنے یہ نظارہ آتا ہے کہ ایک طرف روس ہے چین ہے۔ اور دوسرے کمیونسٹ ممالک ہیں۔

دوسری طرف مادہ پرست اقوام ہیں جو دعویٰ تو کرتی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کو مانتی ہیں۔ لیکن حقیقتاً خدا تعالیٰ پر اُن کا کوئی ایمان نہیں ہے۔ مثلاً امریکہ ہے۔ انگلستان ہے۔ فرانس ہے اور دیگر بہت سے ممالک ہیں اب ان میں سے اگر ہم ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ لیں تو مثلاً روس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو دُنیوی عقل عطا کی۔ اور اس کو یہ توفیق عطا کی کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کر کے

دُنیوی ترقیات کے میدان میں

بہت بلند مقام حاصل کرلے۔ جو اس نے حاصل کرلیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑی کثرت کے ساتھ مادی اسباب دیئے۔ اور اس وقت دنیا کی دیگر بڑی اقوام میں سے چوٹی کی ایک قوم سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ وہ اتنی زبردست ہے کہ جب وہ غرّاتی ہے تو تمام بنی نوع انسان کے دل دہل جاتے ہیں۔ اس شخص کے دل سے بھی زیادہ جو جنگل میں جا رہا ہو اور اچانک اسے شیر کے غرّانے کی آواز آئے لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اسے دین کی آنکھ عطا نہیں کی۔ وہ (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کے نام کا مذاق اڑاتی ہے بلکہ وہ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ تمام دنیا سے خدا تعالیٰ کے نام کو ایک دن مٹا دیں گے پھر اس کے ساتھ ہی وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ کوئی شخص اس کے ملک میں جائے اور خدائے واحد سے انہیں متعارف کرائے حقیقتاً یہ اجازت نہ دینا بھی

اللہ تعالیٰ کی ذات کا ایک ثبوت ہے

اگر واقعی خدا نہ ہوتا تو انہیں کس بات کا ڈر تھا۔ وہ ہر ایک کو کہتے یہاں آؤ اور جو دلیلیں تمہارے پاس ہیں وہ ہمیں سناؤ ہمیں ان دلیلوں کے سننے میں کوئی عذر نہیں ہوگا کیونکہ ان کے زعم میں خدا تعالیٰ کے نہ ہونے کے جو دلائل اُن کے پاس ہیں وہ ان دلائل سے کہیں زیادہ وزن رکھتے ہیں جو اُن کے نزدیک خدا تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے دیئے جا سکتے ہیں۔ بہر حال وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ کوئی شخص وہاں جا کر خدائے واحد و یگانہ کی تبلیغ کرے۔

اِسلام کی اشاعت کیلئے

کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت۔ اس کے جلال اور اس کی کبریائی کو اس ملک کے باشندوں کے دلوں میں بٹھانے کے لئے سعی کرے اور اور ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اس ملک کو بھی حلقہ بگوشِ اسلام کرنا ہے۔

پھر چین کو لو۔

چین کتنا بڑا ملک ہے

زمین کے پھیلاؤ کے لحاظ سے بھی اور آبادی کے لحاظ سے بھی۔ اس کی آبادی ستر اسّی کروڑ کی ہے۔ اس کے رہنے والے بھی کمیونسٹ ہوگئے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہیں اپنے پیدا کرنے والے کے خلاف ہوگئے ہیں ابلیس نے تو اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار نہیں کیا تھا۔ اس نے تو صرف اباء اور استکبار سے کام لیا تھا۔ اس نے خدا تعالیٰ کے وجود کو مانتے ہوئے اس سے یہ درخواست کی تھی۔ کہ مجھے اس بات کی اجازت دی جائے کہ میں تیرے بندوں کو قیامت تک گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں۔ مجھے زبردستی اس بات سے نہ روکا جائے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا میں آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا نظام انسان کے لئے قائم کرنا تھا اس لئے اس نے اسے اجازت دیدی اور کہا ٹھیک ہے ہم چاہتے ہیں کہ انسان آزادانہ طور پر

ہمارا عِرفان حاصل کرے

ہم سے تعلق پیدا کرے اس لئے تم سے جو ہو سکتا ہے کرو لیکن جو میرے مخلص بندے ہوں گے اُن پر تمہارا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ غرض شیطان نے خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہیں کیا تھا لیکن یہ قومیں خدا تعالیٰ کے وجود کا بھی انکار کر رہی ہیں۔

پھر مادی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ ترقی کرتے چلے جائیں اور مادی سامان اس قدر اکٹھے کرلیں کہ دُنیا ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ انہوں نے ان مادی سامانوں کے مہیا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے مطابق کوششیں کیں۔ اور اس قانون کے مطابق ان کی یہ کوششیں بارآور ہوئیں۔ گو اس کا جو نتیجہ انہوں نے نکالا وہ ہمارے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ بجائے اس کے کہ وہ شکر اور حمد کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکتے۔ انہوں نے اس کے وجود سے بھی انکار کر دیا۔

پس یہ ملک (یعنی چین) بھی بڑا وسیع ہے بڑا طاقت ور ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر ہے۔ تو ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس کے رہنے والوں کو مسلمان بنائیں گے تا وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگیں۔ پھر انگلستان ہے امریکہ ہے۔ ان کے رہنے والوں کی بڑی اکثریت اگرچہ زبان سے خدا تعالیٰ کے وجود کا اقرار کرتی ہے لیکن ساتھ ہی وہ

ایک اور لعنت میں گرفتار ہے

اس نے انسان کے ایک بچے کو خدا تسلیم کرلیا ہے اور وہ نہیں سمجھتی کہ وہ ہستی جو ایک عورت کے پیٹ میں ۹ ماہ کے قریب نہایت گندے ماحول میں پرورش پاتی رہی ہو۔ اس کو انسانی عقل خدا کیسے تسلیم کر سکتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دینی لحاظ سے بالکل اندھے ہیں کوئی معقول دلیل ان کے دماغ میں نہیں۔ بہر حال انہوں نے ایک انسان کی جس کو وہ خدا کے یسوع مسیح کہتے ہیں۔ پرستش شروع کی۔ اور اس سے اتنی محبت اور پیار کیا کہ اپنی تمام دنیوی طاقتیں اس گمراہ عقیدہ کے پھیلانے میں خرچ کردیں اور وہ جو ان کا حقیقی رب تھا اور وہ جو ان کا سچا نجات دہندہ تھا یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کی طرف وہ متوجہ نہ ہوئے۔ انہوں نے اپنی تمام طاقت اپنا سارا زور، اپنے تمام حیلے اور ہر قسم کا دجل خدا تعالیٰ کی اس سچی تعلیم اور صداقت کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیا۔ جو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے بھیجی گئی تھی۔ اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت

سے قبل بہت حد تک وہ اس میں کامیاب بھی

ہوئے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو دلائل حقہ دیئے۔ معجزات اور روشن نشانات بھی عطا فرمائے تو اس وقت، ان کی ترقی دجل کے میدان میں کافی حد تک رُک گئی لیکن ابھی بہت سا کام کرنے والا باقی ہے۔ غرض ہماری دعویٰ ہے اور اپنے رب سے ہمارا عہد ہے کہ ہم ایک دن ان تمام اقوام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار کر کے چھوڑیں گے۔

پھر افریقہ کے ممالک ہیں

اور دوسری کئی اور آبادیاں ہیں جو "بد مذہب" کہلانے کی زیادہ مستحق ہیں کیونکہ ان کے ہاتھ میں کوئی محرّف الٰہی کتاب بھی نہیں۔ ہاں اُن کے پاس کچھ روایات ہیں جو بڑی پرانی ہیں۔ کچھ توہمات ہیں کچھ ڈھکوسلے ہیں جن کو انہوں نے "مذہب" کا نام دے رکھا ہے۔ بہرحال وہ ایک قسم کا مذہب رکھتے ہیں اس لئے ہم انہیں لامذہب نہیں کہہ سکتے اور نہ صحیح طور پر ان کے مذہب کو مذہب کہہ سکتے ہیں۔ اُن کے بگڑے ہوئے مذہب کا نام بھی نہیں دیا جا سکتا اور بہترین لفظ جو اُن کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے وہ "بد مذہب" ہے۔ یہ لوگ اپنی رسومات میں اور اپنے توہمات میں اس قدر بدمست ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا نام سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ ان کی ان عادات کو چھڑانا اور بد رسومات سے انہیں بچانا آسان کام نہیں۔ ہم اپنی جماعت میں بھی دیکھتے ہیں کہ بعض خاندان جو احمدیت میں داخل ہوتے ہیں وہ کچھ بد رسوم بھی اپنے ساتھ لے آتے ہیں اور ہمارے لئے ایک مسئلہ بن جاتے ہیں۔ ہمیں انہیں ان بد رسوم سے ہٹانے کے لئے بڑا زور لگانا پڑتا ہے لیکن ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم ان اقوام میں بھی اسلام کی تبلیغ کر کے اور کامیاب تبلیغ کر کے انہیں اس نور سے متعارف کرائیں گے۔ جو خدا تعالیٰ کا حقیقی نور ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آئینہ میں عکسی رنگ میں چمکا ہے۔

غرض

کتنا بڑا دعویٰ ہے

جو ہم کرتے ہیں اور کتنا مشکل کام ہے جو ہم نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور جب ہم اپنے اس دعویٰ اور کام پر اس تفصیل کے ساتھ غور کرتے ہیں جس کی طرف میں نے مختصراً اشارہ کیا ہے۔ تو دل بیٹھنے لگتا ہے۔ اور عقل حیران ہو جاتی ہے کہ یہ کام ہو گا تو کس طرح ہو گا؟ اس کے لئے ہمیں پھر اپنے رب کی طرف ہی رجوع کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں اس کے کلام کو ہی دیکھنا پڑتا ہے چنانچہ اس معاملہ میں جب میں نے غور کیا تو اس مشکل کا حل مجھے سورہ بقرہ کی اس آیت میں نظر آیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ (بقرہ ع ۱۹)

یعنی اے میرے مومن بندو! جو

اس بات پر ایمان رکھتے ہو

کہ میں خدائے قادر و توانا ہوں اور اپنی تمام صفاتِ حسنہ کے ساتھ اپنی تمام قدرتوں کے ساتھ اور اپنے جلال کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ اور زندہ رکھنے والا الحیّ والقیوم خدا ہوں۔ جو اس بات پر ایمان رکھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی تمام اقوام کے لئے اور قیامت تک ہر زمانہ کے لئے نجات دہندہ کی شکل میں بھیجے گئے ہیں۔ جو اس بات پر ایمان رکھتے ہو کہ قرآن کریم انسان کے تمام دینی اور دنیوی مسائل کو حل کرتا ہے۔ جو اس بات پر ایمان لاتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ہی مبعوث فرمایا ہے۔ جو ایمان لاتے ہو کہ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث کئے گئے ہیں اس مقصد میں آپ اور آپ کی جماعت ضرور کامیاب ہو گی۔

تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں

بے شک مشکل بڑی ہے اور کام اس نوعیت کا ہے کہ عقل انسانی بظاہر یہ فیصلہ نہیں دے سکتی کہ اس میں ضرور کامیابی حاصل ہو گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا جو وعدہ ہے وہ پورا ہو گا۔ اس لئے ہم تمہیں ہدایت دیتے ہیں کہ جس وقت یہ دیوار تمہارے سامنے آجائے اور تم کو محسوس ہونے لگے کہ آگے بڑھنے کا راستہ مسدود ہو گیا ہے اور ان اقوام کے دلوں کو فتح کرنا بظاہر ناممکن ہے۔ یاد رکھو کہ اس وقت صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ میری مدد اور نصرت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

صبر کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ انسان استقلال کے ساتھ برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے یعنی اُسے اپنے نفس پر اتنا قابو ہو کہ وہ کبھی بے قابو ہو کر گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔

دوسرے معنے یہ ہیں

کہ انسان نیکی پر ثابت قدم رہے اور دنیا کی کوئی طاقت، دنیا کا کوئی وسوسہ اور دنیا کا کوئی دجل صدق کے مقام سے مومن کا قدم پرے نہ ہٹا سکے۔ اور صبر کے تیسرے معنے یہ ہیں کہ جب کوئی نازک وقت اور مشکل پیش آئے اور دل میں شکوہ پیدا ہو تو وہ اسے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرے۔

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

(یوسف ع ۱۰)

یعنی اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہاری امداد اور نصرت کے سامان پیدا کرے گا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ میں نے تمہیں مادی سامان بہت کم دیئے ہیں لیکن جتنا بھی تمہیں ملا ہے۔ مال کے لحاظ سے۔ طاقت کے لحاظ سے، وقت کے لحاظ سے، عزت کے لحاظ سے (کروڑوں نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں) تو کچھ بھی تمہاری نعماء سے تمہیں ملا ہے۔ اگر تم اس کا صحیح استعمال کرو اور

قربانی کے ان تقاضوں کو پورا کرو۔

جو تم پر عائد ہوتے ہیں اور کبھی اپنی نگاہ میری ذات سے ہٹا کر کسی اور کی طرف نہ لے جاؤ۔ بلکہ اپنی کمزوری، ناتوانی، بے بضاعتی اور بے بسی کا رونا صرف میرے سامنے روؤ۔ اور خوشی کے ساتھ نیکیوں پر قائم ہو جاؤ۔ اور جو تدابیر بھی تم کر سکتے ہو ان تدابیر کو اپنے کمال تک پہنچاؤ تو میں تمہاری مدد اور نصرت کے سامان کر دوں گا۔

پھر صلوٰۃ ہے اس کے ایک معنے تو اس نماز کے ہیں جو ہم پنجوقتہ ادا کرتے ہیں۔ پھر کچھ سنتیں ہیں کچھ نوافل ہیں (جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔ وہ نوافل بھی ادا کرتے ہیں) یہ سارے معنے صلوٰۃ کے لفظ میں آجاتے ہیں پس صلوٰۃ کے ایک معنے اس خاص عبادت کے ہیں جو اسلام میں ایک مسلمان کے لئے لازم کی گئی ہے۔

پھر صلوٰۃ کے ایک معنے

رحمت کے ہیں اور ان معنوں میں یہ لفظ خدا تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے "صلی اللہ" کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازے۔ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے ہم پر احسان کرے اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دے (استغفار کے معنے بھی صلوٰۃ کے اندر آجاتے ہیں) پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ایک طرف اپنی تدبیر کو اپنے کمال تک پہنچا دو اور جو کچھ تم کر سکتے ہو وہ کر گزرو اور پھر ہمارے پاس آجاؤ اور کہو۔ اے خدا! جو کچھ تو نے ہمیں دیا تھا وہ ہم نے تیری راہ میں قربان کر دیا ہے مگر وہ اتنا کم ہے کہ دنیا کی طاقتوں کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہم اگر اپنا سارا مال بھی تیری راہ میں قربان کر دیں تو بھی ہم امریکہ کی دولت کا مقابلہ نہیں کر سکتے اگر ہم میں سے ہر ایک احمدی فرد لنگوٹا کس لے اور بھوکا رہنے کیلئے تیار ہو جائے اور اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دے تب بھی ہم روس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

پس خدا تعالیٰ نصیحت فرماتا ہے

کہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ جتنی دولت روس کے پاس ہے اتنی دولت تم میری راہ میں خرچ کرو۔ اور نہ میرا تم سے یہ مطالبہ ہے کہ جتنی دولت امریکہ اور انگلستان کے پاس ہے اتنی ہی تم میری راہ میں خرچ کرو۔ میں تم سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ جتنا کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اُسے میری راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ اور جب تم یہ سب کچھ کر گزرو تو میرے پاس آؤ اور کہو ہم نے تیرے ارشاد کے ماتحت جو کچھ بھی ہمارے پاس تھا تیری راہ میں قربان کر دیا ہے یا قربان کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن ہماری یہ قربانیاں ان طاقتوں کے ساتھ تو ٹکر نہیں لے سکتیں جن کو تو نے دنیا میں قائم رہنے کی اجازت دی ہے۔ تو اے ہمارے رب! ہم جو کچھ کر سکتے تھے وہ کر دیا ہے۔ ہم انسان ہیں۔ ہم کمزور بھی ہیں، ہم سے خطائیں بھی سرزد ہوتی ہیں، اس لئے ہم تیرے پاس آئے ہیں۔ ہم

تیری مغفرت کی چادر

کے متلاشی ہیں تو ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ پھر ہم چاہتے ہیں کہ تو ہم پر احسان کرتے ہوئے ہمیں اپنی رحمت سے نوازے ہمارے کاموں میں برکت دے اور ہمیں محض اپنے فضل سے اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ جس کیلئے تو نے جماعت کو قائم کیا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم یہ دو باتیں کر لو گے یعنی ایک طرف صبر اور تدبیر کو انتہا تک پہنچا دو گے اور پھر صرف مجھ پر بھروسہ کرو گے اور اپنے نفس کو کلیۃً میری راہ میں فنا کر کے کامل توحید پر قائم ہو جاؤ گے تو یاد رکھو کہ

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

میں تمہاری مدد کے لئے آسمان سے اتروں گا اور جب میں آسمان سے اپنی تمام صفات حسنہ کے ساتھ، اپنی عظمت اور کبریائی کے ساتھ، اور اپنے حسن اور جلال کے تمام جلوؤں کے ساتھ تمہاری مدد کیلئے نازل ہوں گا۔ تو اس وقت نہ روس کی طاقت تمہارا مقابلہ کر سکے گی اور نہ ہی تمہارے سامنے چین کی کوئی حیثیت رہے گی۔ امریکہ اور انگلستان کا غرور بھی توڑ دیا جائے گا۔ اور یہ وعدہ پورا ہو گا کہ اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔ اور تمام اقوام عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔

لیکن ہمیں بہرحال یہی ارادہ اور نیت رکھنی چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ صبر اور صلوٰۃ کی جو تعلیم دیتا ہے ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

الحمد للہ کہ خاکسار کا لڑکا عبد الستار P. U. C کے امتحان میں کامیاب ہو گیا۔ اب B. S. C میں داخلہ ملنے کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: اے۔ کے۔ محمد حنیف سکندر آباد

قسط ۳

جنوری ۱۹۷۲ء میں

حج بیت اللہ شریف اور زیارت مدینہ منورہ کے

رُوح پرور اور ایمان افروز حالات

از الحاج حضرت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ مرحوم و مغفور
(ترتیب و پیش کش : محمد حفیظ بقاپوری)

حرم شریف میں

۱۱ تاریخ کو سامان وہیں چھوڑ کر ہم تینوں حرم شریف میں آئے کہ حج کے سلسلہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کریں۔ مگر وہاں اتنا ہجوم تھا۔ اور ایسی دھکا بازی ہو رہی تھی کہ مطاف میں قدم رکھنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی۔ بہت سے مرد دم ہار چکے تھے اور اکثر مستورات بے ہوش ہو رہی تھیں۔ اس مشکل کا کوئی حل سعودی حکومت کو اوّلین فرصت میں نکالنا چاہیئے۔ میری دانست میں اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ بیت اللہ کے طواف کے لئے ذکور و اناث کے الگ الگ اوقات مقرر کر دیئے جائیں۔ حرم شریف چونکہ بڑی وسیع عمارت ہے اور دو منزلہ بھی ہے اس لئے ایک طبقہ کے طواف کے وقت دوسرے طبقہ کو انتظار کرنے کیلئے کافی اور معقول جگہ بڑی عمدگی سے میسّر کی جاسکتی ہے۔ مزید برآں مردوں اور عورتوں کے اختلاط کی صورت بھی پیدا نہیں ہوسکتی۔

حج کا اختتام اور طواف بیت اللہ شریف

اس لئے اُس دن تو ہم خالی ہاتھ واپس چلے گئے۔ اگلے روز جمعۃ المبارک تھا۔ اور منیٰ سے بھی کلی طور پر آجانا تھا۔ اُس دن بڑے اطمینان سے طواف کیا الحمد للہ ان سب مناسک کے ادا کرنے کے بعد ہم دونوں میاں بیوی پر بھی "حاجی" اور "بی حجن" کا لیبل لگ گیا۔ اور میاں شریف پر تو پہلے سے ہی لگا ہوا ہے الحمد للہ۔ مگر اب ضرورت ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس مقدس لیبل کا اہل ثابت کریں۔ اس سے متعلقہ نیک اعمال کو وفاداری کے ساتھ بجالائیں۔ جو مقدس گھٹڑی ہمارے مالک نے ہمارے سر پر رکھی ہے اُسے پوری ہمت اور جوش کے ساتھ اُٹھائے رکھیں۔ مختصر یہ کہ جو انمول امانت اُس رحیم و قدیر خدا نے ہمارے سپرد کی ہے، ہر قربانی سے اس کی حفاظت کریں۔

دیگر افضالِ الٰہیہ کا بیان

یہاں تو اب موسم معتدل ہے مگر مدینہ منورہ میں کافی سردی ہے۔ یہاں حکومت کے ہسپتالوں کے علاوہ ہر اسلامی ملک نے ان ایام کے لئے عارضی شفاخانے کھولے ہیں مگر ہم تینوں کی صحت ماشاء اللہ اچھی ہے۔ ہم نے خداتعالیٰ کے فضل کے ہی دروازے دیکھے ہیں۔ ان شفاخانوں میں سے کسی کے دروازے تک جانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ الحمد للہ۔

سفر حج کے دیگر مختصر حالات بیٹوں کے نام تحریر کردہ خطوط سے اقتباسات

محترم الحاج سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی نے ۱۸ جنوری ۱۹۷۲ء کو اپنے بیٹوں کے نام جو گرامی نامہ تحریر کیا اس میں بھی سفر حج کے مختصر کوائف کا ذکر ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں :-

۵ کو علی الصبح نماز فجر سے قبل ہی سامان باندھ لیا۔ بعدہ نماز فجر سے فراغت حاصل کرکے روضہ مبارک پر درود شریف پڑھتے رخصتی دو نوافل ادا کرنے اور حضور پُرنور کو الوداعی سلام عرض کرنے کے بعد ناشتہ کرکے ایک شاندار ٹیکسی پر سوار ہوکر دیار محبوب سے روانہ ہوئے۔ سالم ٹیکسی کے لئے یکصد بیس ریال کرایہ طے ہوا۔ بئر علی کے مقام پر مدینہ منورہ سے آنے والے زائرین احرام باندھتے ہیں ہم نے بھی یہاں احرام کے نوافل پڑھے۔ بدر کے مقام پر بھی نوافل ادا کئے اور درمیانی مقام پر ظہر کی نماز پڑھی۔ اور کھانا کھا کر آگے روانہ ہوئے قریباً ۳ بجے نماز عصر سے قبل اس مقدس شہر میں داخل ہوئے۔ سامان اپنے کمرہ میں رکھ کر حرم شریف کا رُخ کیا۔ طواف کیا۔ صفا مروہ پر سعی کی۔ آب زمزم پیا۔ اور دو نوافل پڑھ کر احرام کھولا۔ خط نمبر ۱۳ کے لفافے میں تم کو ایک فوٹو ملا ہوگا۔ مسجد نبوی کے ارد گرد فوٹو گرافر ایسا فوٹو کیمرہ لئے پھرتے رہتے ہیں جو چند ریال لے کر جیٹ طیّارے اور برق بیاہ کی طرح آن کی آن میں فوٹو نکال کر دیتے ہیں ہم نے بھی مسجد کے سامنے اس کا تجربہ کیا لیکن یا تو ابھی سائنس نے ایسے برقی فوٹو میں کمال حاصل نہیں کیا یا فوٹو گرافر ہی اناڑی قسم کا تھا کیونکہ ہمارے فوٹو کوئی خاص اچھے نہیں آئے۔ تاہم ظاہری شکل کی کیا حقیقت ہے دراصل انسان کا باطن صاف ستھرا اور نیک ہونا چاہیئے۔ اور ہمیں اپنے احسن الخالقین آقا کے فضل سے یہی امید ہے کہ وہ ہمارے اندرونہ کو خوبی کے ہر زیور سے آراستہ کرے گا۔ انشاء اللہ۔

ہم ۲ ماہ حال کی شام سے ۵ کی رات تک دونوں شہروں میں ناشتہ اور دن رات کا کھانا مختلف ہوٹلوں میں ہی کھاتے رہے ہیں۔ مگر ۹ کی صبح سے تیل کے چولہے پر اپنے کمرہ کے سامنے تمہاری آپا جی نے خداداد سلیقہ سے انتظام شروع کیا ہے۔ بہت ہی لذیذ اور پُرلطف کھانا تیار ہوتا ہے اور کمال ہے کہ اتنے مختصر اور قلیل وقت میں تیار بھی ہوجاتا ہے اور کھا بھی لیا جاتا ہے کہ عبادات نوافل اور تلاوت وغیرہ جو ہماری یہاں آمد کی اصل غرض ہے، میں کوئی کمی یا خلل واقع نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ۔

اب تک ۱۶ دن تو ہمارے ایسے گزرے ہیں جیسے ایئرکنڈیشنڈ کا سفر ہوتا ہے۔ الحمد للہ۔ لیکن اگلے ایام گویا حج کے مرکز اور سنٹر کے ہیں۔ جب کہ منیٰ۔ مزدلفہ اور عرفات کے میدان میں خیموں کے اندر زمین پر بیٹھنا اور سونا اور نوافل ادا کرنا اور حرم شریف میں وہاں سے آمد و رفت کا بڑا ہی کٹھن سفر طے کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے کہ جس طرح اس نے ہمیں یہاں آنے کی توفیق دی ہے، ان ایام میں بھی ہماری نصرت فرمائے گا انشاء اللہ۔ مکرم حاجی صاحب[1] کو پورے اہتمام سے ان مقدس حالات پر مشتمل میرے خطوط سنایا کریں کیونکہ وہ کوئے یار سے واقف ہیں ان کو سن کر اُن کی پرانی یاد تازہ ہو جایا کرے گی۔

---

(۲)

۱۹ جنوری ۱۹۷۲ء کے گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں :-

آج حرم شریف کے اردگرد عمارت کی دوسری منزل دیکھی بڑی ہی دلکش اور دلآویز ہے ہجوم زیادہ ہوجانے کی وجہ سے اب اوپر بھی بے شمار زائرین عبادات بجا لاتے نظر آتے ہیں۔ اوپر سے طواف کرنے والوں کا نظارہ ایسا دل کو موہ لینے والا ہوتا ہے جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا صفا و مروہ کی رڑھی والی سواری کی طرح ضعیف اور معذور لوگوں کے لئے طواف کرانے کا بھی انتظام ہے۔ صوفے کی طرح کی چارپائی پر زائر کو بٹھا کر تین قوی ہیکل مزدور سات چکر لگاتے ہیں۔ ہر وقت ایسے بیسیوں صوفے چکر لگاتے نظر آتے ہیں خداتعالیٰ نے اس طرح ہر قسم کے لوگوں کے لئے یہاں کافی روزی کا سامان میسّر فرمایا ہے۔

---

(۳)

اسی طرح مکہ معظمہ ہی سے تحریر فرمودہ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۷۲ء کے گرامی نامہ میں تحریر فرمایا :-

حرم شریف اور زائرین کا اژدہام

یہاں اب زائرین کا ہجوم اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ راستوں اور بازاروں میں چلنا محال ہوگیا ہے۔ حرم شریف میں نماز کے لئے داخل ہونے اور نماز کے بعد باہر آنے میں کافی وقت بھی لگتا ہے اور دھکے بھی لگتے ہیں۔ نمازی اگلی صف کے نمازیوں کی پیٹھ پر سجدہ کر سکتے ہیں۔ اب تک تو ہم روزانہ

حاشیہ [1] اس سے محترم الحاج سیٹھ محمد ابراہیم صاحب آف کانپور مراد ہیں جو حضرت بانی صاحب کے سمدھی ہیں۔ محترم سیٹھ صاحب موصوف کے نام مرحوم بانی صاحب کا ایک الگ گرامی نامہ بھی آئندہ اشاعت میں آرہا ہے جو بجائے خود بڑا ہی وجد انگیز ہے۔ (مرتب)

طواف کرتے بلکہ تمہاری آپا اور شریف تو روزانہ دو دو طواف کا شرف بھی حاصل کرتے رہے ہیں۔ مگر اب یہ نیکی ہماری طاقت سے تو بالا ہو گئی ہے۔ حج کے دن تو جس طرح بھی ہو سکا کرتے پڑتے اور دھکے کھا کر بھی کرنا ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ طاقت عطا کرے اور دھکے مارنے والوں کو بھی معاف کرے۔ کل جمعہ کی نماز کے وقت میرا سرسری اندازہ ہے کہ حرم شریف میں دس لاکھ کا اجتماع ہوا ہوگا۔ میں اور شریف تو زیادہ تر ایک ساتھ ہی اندر داخل ہوتے اور باہر آتے ہیں۔ تمہاری آپا جی الگ دوسرے دروازے سے مستورات کے زمرہ میں جا کر بیٹھتی ہیں۔ مختلف جگہوں پر سٹینڈ رکھے ہیں، جن پر بے شمار قرآن مجید زیادہ تر تاج کمپنی والوں کے رکھے ہیں۔ اور خوش نصیب زائرین تلاوت کرتے ہیں۔ اس نیکی میں تمہاری آپا جی اور شریف سبقت لے گئے ہیں لیکن میں بھی روزانہ ایک سپارہ تو پڑھ ہی لیتا ہوں الحمدللہ۔ جیسا کہ تم جانتے ہو قرآن مجید کی بعض سورتوں کی آخری آیت جب امام تلاوت کرتا ہے تو مقتدی بھی حسب ہدایت کوئی جملہ پڑھتے ہیں۔ مثلاً سورہ والتین کے آخر میں جب امام تلاوت کرتا ہے الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین تو مقتدی پڑھتے ہیں بلٰی و انا علٰی ذٰلک من الشاھدین مگر مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں اس امر کو گویا کوئی جانتا ہی نہیں۔ یا شاید منہ میں پڑھتے ہوں۔

سوڈان کے جنرل نمیری کا طواف بیت اللہ شریف

پرسوں نماز عصر کے بعد

سوڈان کے پریذیڈنٹ جنرل نمیری نے بیت اللہ کے طواف کا شرف حاصل کیا۔ پہلے حرم شریف کے باہر سعودی حکومت کی طرف سے اسے گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ بعدہٗ پولیس کا ایک دستہ اسے گھیرے میں لے کر بیت اللہ کے قریب لے گیا جہاں خانۂ خدا سے قریباً دو گز کے فاصلہ پر پولیس کے سپاہی چاروں طرف متعین تھے۔ اس دائرہ کے اندر جنرل موصوف نے طواف کیا۔ اس نظارہ کو ہزاروں زائرین نے دیکھا۔

دیگر کوائف

یہاں کے ان تینوں بڑے شہروں میں ٹریفک Keep to the Right ہے اور ہر چوراستہ پر سرخ و سبز بتیوں کا انتظام ہے۔ موٹر بسوں کی باڈیاں بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اونٹ کا یہاں نام و نشان بھی نہیں ہے۔ یا کم از کم ان سفروں میں میں نے تو ایک اونٹ بھی نہیں دیکھا نہ ہی یہاں گدھا گاڑیاں یا گھوڑا گاڑی کوئی نظر آتا ہے۔ ہر مقام پر ہر طرف شاندار موٹریں، بسیں اور ٹرک ہی نظر آتے ہیں۔ مہنگائی حد سے زیادہ بلکہ اب تو ناقابل برداشت ہوتی جارہی ہے۔ یہ تو میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ تبادلہ کی شرح کے مطابق ایک ریال ہمیں ۷-۲ روپے میں ملا ہے۔ ریال کے بیس قرش ہوتے ہیں اس حساب سے ایک قرش گویا ۱۴ آنے پیسوں کا ہوا۔ یہاں میدے کی اچھی خاصی پشاوری روٹی بہت نفیس قسم کی بنتی ہے اور عام طور پر مرغوب بھی ہے۔ جب ہم یہاں پہنچے تھے ایک روٹی گویا ۵.۶ پیسے کی ملتی تھی مگر اب اس کے ۲ قرش یعنی ۸.۴ پیسے طلب کرتے ہیں ایک روٹی سے ہی انسان سیر ہو جاتا ہے۔ یہی صورت نرخ چینی، دودھ اور گوشت وغیرہ کی ہے۔ البتہ ہر چیز یہاں بافراط ہے اور راشن وغیرہ کی مصیبت سے آزاد ہے۔ عام استعمال کے پانی کی یہاں کوئی قلت نہیں تھی۔ مگر اب چونکہ حکومت نے منیٰ اور عرفات کے میدان کے لئے پانی کا غیر معمولی ذخیرہ فراہم کرنا ہے اس لئے پانی کی سپلائی کا زیادہ تر رُخ اُس طرف پھیر دیا گیا ہے۔ البتہ آب زمزم کی دو صراحیاں بھر کر معلّم کا کارندہ ہر صبح ہمارے کمرہ میں رکھ جاتا ہے حرم شریف کی چاروں اطراف میں پولیس کے خیمے لگائے گئے ہیں اور انتظام سخت کر دیا گیا ہے۔

---

(۴)

مکہ معظمہ سے تحریر کردہ مورخہ ۱۹/ جنوری ۱۹۷۴ء کے گرامی نامہ میں مناسک حج کے مختصر کوائف کا روح پرور تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

اور اب تو حج کی وجہ سے ۱۴/ ماہ حال سے ڈاکخانہ ہی بند ہے۔ شاید کل سے ڈاک کی ڈیلیوری شروع ہوگی ہم نے ۲۳/ کی شب کو ہی اپنے کمرہ میں اپنے سامان کو دو حصوں میں الگ کر لیا اور ساتھ لے جانے والا سامان الگ کر کے دوسرا حصہ باندھ کر ریزرو کر لیا۔ اور غسل وغیرہ سے بھی فراغت حاصل کر کے حج کے بقیہ اور اہم سفر کے لئے کمر باندھ لی۔ ۲۴/ کو علی الصبح نماز کے معاً بعد حرم شریف میں حاضر ہو کر طواف کیا۔ مسنون نفل پڑھے۔ ناشتہ کیا۔ ہم نے اس سفر کی آمد و رفت کے لئے معلّم صاحب کی وساطت سے یکصد ریال فی کس کی شرح سے جس ٹیکسی کا انتظام کیا تھا اس میں ڈرائیور کے علاوہ سات زائرین سفر کر سکتے تھے۔ وہ وقت مقررہ پر آگئی۔ اور فی الفور منیٰ کی طرف روانہ ہو گئی۔ یہ مقام مکہ معظمہ سے قریباً ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ کافی چوڑی اور پختہ عمدہ سڑک ہے جو پہاڑوں کے درمیان سے چکر کاٹتی ہوئی گزرتی ہے شہر میں بہت خوبصورت عمارات بھی ہیں مگر حج کے ایام کے لئے صرف ۵ دن کے قیام کے لئے معلّم صاحبان اپنے اپنے زائرین کے لئے سڑک کے دونوں کناروں پر حکومت کی طرف سے الاٹ شدہ زمین پر خیمے نصب کرتے ہیں۔ جو چھوٹے بڑے سائز کے ہوتے ہیں ہم نے ان میں سے مخصوص خیمہ ۳ صد ریال پر حاصل کیا اس کا بیت الخلاء بھی الگ تھا۔ جو زائرین عمومی خیموں میں قیام کرتے ہیں ان کو ۳۵ ریال فی کس دینا پڑتا ہے۔ اور بیت الخلاء بھی عام ہوتا ہے۔ گزشتہ سالوں میں ہر خیمہ کے لئے معلّم کی طرف سے لالٹین کا انتظام ہوتا تھا۔ مگر اب بجلی میسر ہے تقریباً چار لاکھ زائرین کے اس اجتماع کے لئے سعودی حکومت بہترین انتظام کرتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اس تین میل کے رقبہ میں ایک فوج خیمہ زن ہے۔ متعلقہ راستوں پر بجلی کی روشنی ہے ہزاروں عرب پولیس مین پہرہ پر متعین ہیں۔ ٹریفک کو بڑی مستعدی سے کنٹرول کرتی ہے۔ فضا میں ہر وقت ہیلی کوپٹر چکر لگا کر پولیس کو ہدایات اور معلومات فراہم کرتا ہے۔ عارضی ہسپتال کی طرز دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ سڑک کے دونوں اطراف میں متعدد ہوٹل اور اکل و شرب کے بے شمار دکانیں موجود تھیں۔ اس مقام پر جس جگہ رسول کریم صلعم نے نماز پڑھی تھی وہاں حکومت نے بڑی خوبصورت مسجد تعمیر کر دی ہے۔ جسے اب مزید وسعت دی جارہی ہے۔ متعلقہ مناسک کے آغاز کا اعلان روزانہ دو عدد توپ کی سلامی سے کیا جاتا ہے ملک معظم کی قیامگاہ کے لئے اسی رقبہ میں شاندار خیمہ نصب ہے جو بظاہر شاہی محل کی طرح نظر آتا ہے اور بہت ہی خوبصورت اور شاندار جھاڑ و فانوس سے مزین ہے۔ مکہ سے منیٰ تک موٹروں اور بسوں کی تعداد کا اندازہ اسی امر سے لگا سکتے ہو کہ ڈرائیوروں کو گاڑیاں تقریباً فرسٹ گیئر میں ہی چلانی پڑیں اور وہ زائرین جو متوسط الحال تھے اور جو لاکھوں کی تعداد میں پیدل سفر کر رہے تھے اور جنہوں نے اپنا بوریا بستر اپنے سروں اور کندھوں پر اٹھا رکھا تھا وہ بھی ہمارے ساتھ ہی منزل مقصود پر پہنچ رہے تھے۔ اسی مقام پر ایک سڑک پر کافی فاصلہ کے ساتھ ساتھ الگ الگ وہ تین شیطان بھی نصب ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی قربانی سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔ اور جن پر ۱۰-۱۱-۱۲/ ذی الحج کو کنکریاں مارنا مناسک حج میں داخل ہے۔ میں اور زبیدہ تو ان تک نہیں جا سکے کیونکہ وہاں بہت بڑا ہجوم ہوتا ہے اور بعض جوشیلے زائرین اتنے جوش اور جذبہ میں کنکریاں مارتے ہیں گویا سچ مچ کا شیطان ابراہیم ان کے سامنے ہے اور اس وجہ سے اکثر غیر محتاط زائرین زخمی بھی ہو جاتے ہیں۔ ہم دونوں کی نمائندگی بھی اپنے علاوہ عزیز شریف احمد نے ہی کی اور چونکہ ماشاء اللہ صحت مند نوجوان ہے صحیح نشانہ سے رمی جمار کیا ہوگا۔ سڑک کے دونوں طرف پہاڑوں کا جو سلسلہ ہے اُن پر پیدل سفر کرنے والے زائرین اپنی قیام گاہیں بنا لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ معلموں کے خیموں میں کرایہ دے کر رہنے کی استطاعت نہیں رکھتے یہ نظارہ بھی کافی دلفریب ہوتا ہے۔

مناسک کی رُو سے ۲۵/ جنوری کو زائرین کے لئے ضروری ہے کہ علی الصبح منیٰ سے عرفات کا عزم کریں۔ اس کے مطابق ہم سات افراد اسی ٹیکسی میں سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ یہ میدان منیٰ سے قریباً چھ میل دُور ہے۔ یہاں بھی منیٰ کی طرح معلم خیموں وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔ تین چار سڑکیں کافی چوڑی اور پختہ ہیں۔ ٹریفک کا کافی اچھا انتظام ہے۔ اور کھانے پینے کی اشیاء بھی بکثرت ملتی ہیں۔ روشنی کا بھی خوب انتظام ہے۔ اس میدان میں جس جگہ رسول پاک صلعم نے حجۃ الوداع کے دن خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس مقام پر بہت خوبصورت اور شاندار مسجد اور منبر حکومت نے تعمیر کیا ہے۔ جو بجلی کی لائٹ اور قمقموں سے بقعۂ نور بنی ہوئی تھی ظہر کے وقت شیخ الاسلام صاحب نے خطبہ ارشاد فرمایا اور ظہر و عصر کی نمازیں قصر کر کے جمع کر کے پڑھائیں ہمارے خیمے چونکہ اس جگہ سے کافی فاصلہ پر تھے اور ویسے بھی مسجد میں زائرین کی اتنی کثرت تھی کہ اردگرد کا میدان بھی پُر ہو چکا تھا اس لئے ہمارے خیمہ میں مکرم ملک عطاء اللہ صاحب نے خطبہ ارشاد فرمایا اور نمازیں بھی قصر کر کے جمع پڑھائیں ہماری مستورات بھی شامل ہوئیں سب نے دعائیں کیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ یہاں دن کا کھانا جملہ زائرین کو حکومت کی طرف سے تجویز کیا جاتا ہے جس کی تیاری ہر معلم اپنے حلقہ کے زائرین کے لئے کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

جاپان میں تبلیغ اسلام (بقیہ صفحہ اول)

لیکن بعض امور غلط طور پر بیان کئے گئے تھے۔ تقریر کے بعد جب سوالات کا وقفہ آیا تو خاکسار نے اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے تقریر میں بیان کردہ غلط امور کی تصحیح کی۔ نیز بعض اسلامی تعلیمات کی حکمت اور وضاحت بھی بیان کی۔ مسئلہ تعدّد ازدواج کے بارہ میں اس ملک میں عام طور پر سوال کیا جاتا ہے اس مجلس میں بھی یہ اعتراض اُٹھایا گیا جس کا تفصیلی جواب دیا گیا۔ میرے اس تفصیلی بیان کے بعد حاضرین نے بعض مزید سوالات بھی کئے۔ جن کے جوابات دینے کے لئے بھی فاضل مقرر نے مجھے ہی کہا اس طرح اس مجلس میں خاکسار کو ایک بار پھر اسلامی تعلیمات کی وضاحت کرنے اور سوالات کے جوابات دینے کی سعادت مل گئی۔

فضائل اسلام کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بھی بیان کی گئی کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور یہ ساری دنیا اور زمانوں کے لوگوں کو مخاطب کرتا ہے۔ اس ذکر پر یہ سوال کیا گیا کہ اگر یہ ایک حقیقت ہے تو پھر اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کی کیا صورت ہے۔ اس سوال پر خاکسار نے حاضرین کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے وعدوں کے مطابق احیائے دین اسلام کی خاطر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ جنہوں نے احیائے اسلام کی مستحکم بنیادیں قائم فرمائیں اور تکمیل اشاعت اسلام کے لئے ایک ایسی خدائی جماعت کی اپنے ہاتھوں سے بنیاد رکھی جو اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے سرفروشی سے مصروف عمل ہے۔ یہ نظام خدائی تقدیر کے مطابق ہے اور اس وقت اس روحانی نظام کے سربراہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ جو بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ اس جماعت کا مرکز پاکستان میں ہے اور اس کی شاخیں دنیا کے بیشتر ممالک میں قائم ہیں۔ ایک صدی سے کم عرصہ میں اس روحانی نظام سے وابستہ ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز ہو چکی ہے۔ یہ سارا بیان حاضرین کی خاص دلچسپی کا موجب ہوا چنانچہ اجلاس کے اختتام پر بہت سے حاضرین نے خاکسار سے مل کر اسلام اور احمدیت کے بارہ میں لٹریچر حاصل کیا۔ انفرادی بات چیت بھی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تقریب تبلیغ اسلام کے لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس طرح نہ صرف ایک سلجھے ہوئے تعلیمیافتہ طبقہ تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا بلکہ اس گروپ کے افراد سے تعارف اور رابطہ کا بھی آغاز ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ٹیلی ویژن پر انٹرویو

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی کوئی انتہا نہیں اور سب کچھ اسی کے اذن سے ہوتا ہے۔ گذشتہ دنوں اسی کے فضل و کرم سے تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہت ہی عمدہ تقریب پیدا ہو گئی۔ جاپان میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے سب پروگرام الّا ماشاء اللہ جاپانی زبان میں ہوتے ہیں۔ صرف ایک ایسا ٹیلی ویژن سٹیشن ہے جہاں سے پروگرام انگریزی میں ٹیلی کاسٹ کئے جاتے ہیں۔ دنیا کی صنعت اور تجارت کا ایک اہم مرکز اور سیاحوں کے لئے باعث کشش ہونے کی وجہ سے جاپان میں ہر وقت غیر ملکیوں کی ایک بڑی تعداد موجود رہتی ہے۔ اس کے علاوہ جاپانیوں کے ایک طبقہ میں انگریزی بولنے اور سیکھنے کا شوق بھی پایا جاتا ہے۔ ان سب لوگوں کے لئے انگریزی ٹیلی ویژن کے پروگرام دلچسپی کا موجب ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے JAPAN CABLE TE-EVISION کے ناظرین اور سامعین کا دائرہ کافی وسیع ہے۔ اس ٹیلی ویژن کمپنی کے ڈائریکٹر سے جب فون پر ابتدائی بات چیت ہوئی تو اس نے مزید گفتگو کے لئے سٹوڈیو آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ چند روز بعد ان کے سٹوڈیو میں پروگرام کے ڈائریکٹر اور دیگر منتظمین سے تفصیلی بات چیت ہوئی جس کے بعد یہ طے پایا کہ ۳ر مئی ۱۹۷۵ء کو رات نو بجے خاکسار کا انٹرویو براہ راست (Live) نشر کیا جائے گا۔

سو الحمد للہ کہ پروگرام کے مطابق ۳ر مئی ۱۹۷۵ء کو JAPAN CABLE TELEVISION کے TOKYO TODAY پروگرام میں اس عاجز کا انٹرویو دس منٹ کے لئے نشر ہوا۔ وقت اگرچہ محدود تھا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام اور احمدیت کے تعارف کے علاوہ متعدد امور بیان کرنے کی توفیق ملی۔

انٹرویو کی ابتداء میں مہمان خصوصی کے طور پر خاکسار کا مختصر تعارف کروایا گیا جس کے بعد خاکسار نے گفتگو کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے ایمانیات کا ذکر کیا اور پھر ارکانِ اسلام کا اختصار سے تعارف کروایا اس سلسلہ میں یہ بھی بتایا کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے یا بعد ازاں جب بھی اظہار ایمان کی ضرورت پیش آئے تو وہ اشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ و اشھد ان محمدًا عبدہ و رسولہ کے الفاظ کے ذریعہ اپنے ایمان کا اعلان اور اقرار کرتا ہے۔ خاکسار نے ارکان اسلام کے بیان میں نماز کا بھی ذکر کیا تھا جس پر انٹرویو لینے والے نمائندہ نے نماز کی ادائیگی کا طریق بتانے کی خواہش کا اظہار کیا جس پر خاکسار نے ان کے سٹوڈیو میں جائے نماز بچھا کر اسلامی نماز کے طریق ادائیگی کی وضاحت کی۔ یہ بھی بتایا کہ اسلامی نماز شروع سے لیکر آخر تک مجسم دعا ہے جس کی ایک مثال سورہ فاتحہ ہے جو ایک بہترین اور جامع دعا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے سورہ فاتحہ کی تلاوت بھی کی۔ آخر میں اس امر کی وضاحت بھی کی کہ پیشانی کو اللہ تعالیٰ کے حضور زمین پر رکھ دینا انتہائی عاجزی کا اظہار ہے اور یہی وہ روح ہے جو اسلام کے نام اور اس کی تعلیمات میں کارفرما نظر آتی ہے کہ ہم خدا کی راہ میں بڑی سے بڑی چیز کو بھی قربان کر دینے کا اعلان کرتے اور اس عزم کو بار بار دوہراتے ہیں۔ نماز کا عملی نمونہ پیش کرنے سے قبل جب یہ ذکر ہوا کہ نماز کی ادائیگی کے وقت سب مسلمان جہاں کہیں بھی وہ ہوں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرتے ہیں (اور اس موقع پر خانہ کعبہ کی تصویر اور اس کے گرد حجاج کے طواف کا نظارہ ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا) تو انٹرویو لینے والے نمائندہ نے سوال کیا کہ مثلاً ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے جب کہ قطب نما بھی موجود نہ ہو خانہ کعبہ کی سمت کس طرح معلوم کی جا سکتی ہے؟ غالباً اس سوال سے اس کا مقصود یہ تھا کہ بعض اسلامی احکام کی تعمیل میں عملی دشواریاں پیش آ سکتی ہیں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور خاکسار نے بتایا کہ [illegible] مذہب یعنی اسلام کی خوبی یہی ہے کہ [illegible] کسی تعلیم پر عمل کرنے [illegible] پیش نہیں آتی چنانچہ اوّل تو موجودہ ترقی یافتہ دور میں جغرافیائی معلومات کی موجودگی کی وجہ سے کسی جگہ اور کسی وقت خانہ کعبہ کی سمت معلوم کرنا کچھ ایسا مشکل نہیں اور اگر بالفرض سمت کا معلوم کرنا واقعی ناممکن ہو تو اسلامی تعلیم یہ ہے کہ کسی بھی سمت کو رخ کر کے نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ آیت کریمہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ جواب پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت تسلی بخش ثابت ہوا۔ اور اس طرح جس سوال سے سائل کا مقصود اسلام کی کمزوری تلاش کرنا تھا وہی امر اس کی عظمت کی دلیل ثابت ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نماز کی عملی صورت بیان ہو چکنے کے بعد یہ سوال ہوا کہ ایمانیات میں یہ ذکر ہوا ہے کہ رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے کیا مسلمان حضرت مسیح علیہ السّلام کو بھی تسلیم کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا کہ ایک مسلمان کے لئے خدا کے سب رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے پس مسلمان باقی رسولوں پر ایمان لانے کی طرح حضرت مسیح علیہ السّلام پر بھی یقیناً ایمان لاتے ہیں لیکن یہ امر یاد رہے کہ ہم حضرت مسیح علیہ السّلام کو عیسائیوں کی طرح خدا یا خدا کا بیٹا تسلیم نہیں کرتے بلکہ ایک انسان اور بزرگ نبی کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ ایک دوسرا اختلافی امر یہ ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السّلام کو مبعوث فرمایا ہے جنہوں نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السّلام نے پہلی بار دنیا کو اس حقیقت سے آگاہ کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السّلام کو حادثہ صلیب تو ضرور پیش آیا لیکن وہ صلیب پر ہرگز ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ صلیب سے اتارے جانے کے وقت زخموں کی وجہ سے بے ہوش تھے اور علاج معالجہ کے بعد صحت یاب ہو کر بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں ہندوستان کی طرف ہجرت کر گئے اور بالآخر ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی وفات پا کر کشمیر میں دفن ہوئے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان انکشاف ہے۔ جس نے ساری مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے پیش فرمودہ اس انکشاف کی تائید مسلمانوں کی مذہبی کتاب قرآن مجید، بائیبل، کتب تاریخ اور بے شمار عقلی اور نقلی شواہد سے ہوتی ہے۔

جس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی آمد اور آپ کے اس

انکشاف کا ذکر کیا جا رہا تھا اس دوران حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کی مقدس شبیہ مبارک کافی دیر تک بہت نمایاں طور پر ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی۔ اس روح پرور نظارہ کو دیکھ کر دل فرط مسرت اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات سے بھر گیا کہ کس طرح وہ خدائی وعدہ لفظاً اور معناً ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہو رہا ہے۔ جو حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کو دیا گیا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ جاپان بھی دنیا کا ایک کنارہ ہے جہاں نہ صرف مسیح پاک علیہ السّلام کی آمد کی منادی ہو رہی ہے بلکہ آپؑ کی مقدس اور نورانی شبیہ مبارک بھی اہل جاپان کو دکھائی جا رہی ہے جو اپنے اندر زبردست مقناطیسی کشش اور تاثیر رکھتی ہے۔

انٹرویو کے آخر میں بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز دنیا کے بیشتر ممالک میں قائم ہیں۔ جاپان میں احمدیہ مشن سے رابطہ کے لئے پتہ بھی بتایا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ انٹرویو اگلے روز ۷ر مئی ۱۹۷۵ کو دوبارہ صبح نو بجے کے پروگرام میں نشر کیا گیا۔

آسٹریا کے سفیر سے ملاقات

۶ر مئی ۱۹۷۵ کو جاپان میں آسٹریا کے سفیر ہز ایکسی لینسی MR. REGINALD THOMAS سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ ملاقات آسٹریا کے سفارت خانہ میں ہوئی اور تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ ہز ایکسی لینسی مسٹر تھامس جاپان میں سفیر مقرر ہونے سے قبل تین سال تک پاکستان میں اپنے ملک کے سفیر رہ چکے ہیں۔ سفیر مذکور نے پاکستان میں اپنے قیام کے خوشگوار تاثرات کا اظہار کیا اور بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ اور ربوہ کے نام سے کسی حد تک متعارف ہیں تاہم اس ملاقات کے دوران جماعت احمدیہ کے بارہ میں تفصیل سے بات چیت کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لگایا ہوا یہ پودا بفضلہ تعالیٰ اب عالمگیر وسعت اختیار کر گیا ہے اور دنیا کے بیشتر ممالک میں ہمارے تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ ان کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا ہے کہ قوموں کی تاریخ کے لحاظ سے ایک مختصر عرصہ میں دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ سفیر مذکور چونکہ عیسائی عقائد سے دلچسپی رکھتے تھے اس لئے عیسائیت کے بارہ میں تفصیل سے بات ہوئی۔ سفیر مذکور کو بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح علیہ السّلام کی صلیبی موت کی قائل نہیں ہے اور صلیبی موت کے ثابت نہ ہونے کی صورت میں عیسائیت کے جملہ عقائد یکے بعد دیگرے گرتے چلے جاتے ہیں۔ صلیبی موت کی تردید میں بائیبل سے بعض دلائل کا بھی ذکر کیا گیا جس کو سفیر موصوف نے بہت دلچسپی سے سُنا۔

ملاقات کے آخر میں خاکسار نے ہز ایکسی لینسی مسٹر تھامس سفیر آسٹریا کی خدمت میں قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کی جانے والی بعض کتب تحفہ کے طور پر پیش کیں جن کو آپ نے شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔ پیش کی جانے والی کتب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ افریقہ سے متعلق کتاب AFRICA SPEAKS بھی شامل تھی۔ اس کتاب کو دیکھ کر جس سے جماعت احمدیہ کی عظمت اور وسعت کا ثبوت ملتا ہے، سفیر موصوف بہت متاثر ہوئے۔

انفرادی تبلیغ اسلام

ان تبلیغی کوششوں کے دوش بدوش تبلیغ اسلام کا ایک [illegible] موثر ذریعہ انفرادی بات چیت اور گفتگو ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدہ توفیق مل رہی ہے۔ ایک بہت بڑا طبقہ تو ایسے لوگوں کا ہے جنہوں نے کبھی اسلام کا نام ہی نہیں سُنا۔ ان لوگوں سے ابتدائی ملاقات میں اسلام کا ابتدائی تعارف کروایا جاتا ہے۔ یہ مواقع تقریباً ہر روز اور جا بجا ملتے ہیں۔ کئی مواقع پر تفصیلی گفتگو کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ جاپان میں آنے کے چند روز بعد ٹوکیو یونیورسٹی میں "موازنہ مذاہب" کے پروفیسر MR. [illegible]ECHIEL سے ایک ہوٹل میں ملاقات ہوئی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے انہیں یہ بتایا کہ مذہب کا اصل مقصد نفس اور معاشرہ کی اصلاح کرنا ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا مرکزی نقطہ بھی یہی ہے۔ اگرچہ سب لوگ یکساں طور پر اصلاح یافتہ نہیں ہوتے تاہم اسلام زندگی کے ہر شعبہ میں ہمیں مناسب تعلیم دیتا ہے۔ جو ہر ایک کے لئے ہدایت اور ترقی کا موجب بھی ہے اور کسی کی استعداد سے بالاتر نہیں۔ انسانی ہمدردی کا سوال آیا تو خاکسار نے بتایا کہ جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے محدود وسائل کے باوجود مغربی افریقہ میں متعدد سکول اور ہسپتال قائم کئے ہیں جو ان علاقوں کے لوگوں کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ ان خدمات کو سُن کر پروفیسر مذکور نے بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور سراہتے ہوئے کہا کہ میں ان خدمات کی دل سے قدر کرتا ہوں۔

بعض اوقات تبلیغی گفتگو میں دلچسپ لطائف بھی آجاتے ہیں۔ ۱۴ر فروری کو SHIBUYA. سٹیشن کے باہر REV. MOON کے پیرو کار بڑی کثرت سے اپنا لٹریچر تقسیم کر رہے تھے۔ ایران سے آئی ہوئی ایک خاتون نے مجھے لٹریچر دیا تو اس سے بات شروع ہوگئی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم یہ بتاؤ کہ REV. MOON اگر خدا کا پیغامبر ہے تو کیا اس نے کوئی معجزہ بھی دکھایا ہے۔ پہلے تو وہ سوچ میں پڑ گئی پھر کہنے لگی کہ ابھی پچھلے دنوں REV. MOON نے ۱۸ ہزار جوڑوں کی جو شادیاں کروائی ہیں کیا وہ معجزہ سے کم ہیں؟ میں نے کہا کہ اوّل تو یہ کوئی معجزہ کی بات نہیں کیونکہ دنیا میں جگہ جگہ شادی کا انتظام کروانے والے ادارے دن رات یہی کام کرتے ہیں۔ اور اگر تمہارا اصرار ہے کہ یہ ایک معجزہ ہے تو ہماری جماعت میں اس قسم کے معجزات بارہا رونما ہو چکے ہیں بلکہ ایسے احمدی مردوں اور عورتوں کی باہم شادیاں بھی ہوتی رہتی ہیں جو مختلف نسلوں، گروہوں اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ یہ بات اس کے لئے اس قدر حیرت کا موجب ہوئی کہ مزید بات کئے بغیر وہاں سے چلی گئی۔

۱۱ر مارچ کو ٹوکیو کے مرکزی ڈاکخانہ میں فرانس سے آئے ہوئے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ بات چیت میں جب اسلامی تعلیمات کا ذکر آیا تو وہ کہنے لگا کہ میرے خیال میں اسلام عالمگیر مذہب نہیں بلکہ صرف گرم ممالک کے لئے ہے۔ اس کی وجہ میرے خیال میں شراب اور سوّر کی حرمت ہے جن کا استعمال گرم علاقوں میں زیادہ نقصان دہ ہے سرد علاقوں میں نہیں۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ یہ درست نہیں بلکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ پھر متعدد مثالوں سے اس امر کی وضاحت کی کہ اسلام نے جن اشیاء کو حرام قرار دیا ہے ان کے نقصانات عالمگیر ہیں۔ یہ ممانعت سردی یا گرمی کی بناء پر نہیں بلکہ ان بے شمار اخلاقی، روحانی اور جسمانی نقصانات کی وجہ سے ہے جو ان چیزوں کے استعمال سے ہوتے ہیں اور یہ نقصانات دنیا کے کسی بھی خطہ میں خواہ وہ گرم علاقہ ہو یا سرد، دیکھے جا سکتے ہیں۔

سفر کے دوران بھی انفرادی بات چیت کے بڑے اچھے مواقع مل جاتے ہیں۔ ۱۱ر مارچ کو YOKOHAMA کے ساحلِ سمندر پر تین پاکستانی نوجوانوں سے ملاقات ہوئی۔ وہ کویت کے ایک جہاز میں ملازم تھے اور جہاز کے ساتھ یہاں آئے تھے۔ ان سے تبلیغی بات چیت ہوئی HAKONE اور KAMAKURA LAKE جانے کا موقع ملا۔ اس ایک سفر میں چار مختلف قومیتوں کے لوگوں سے تبلیغی بات چیت کا موقع ملا۔ بمبئی کے رہنے والے ایک ہندو سے جو ان دنوں امریکہ میں کاروبار کرتے ہیں تفصیل سے بات ہوئی۔ اسی طرح ساؤتھ افریقہ اور جرمنی کے دو افراد نے اسلام کے بارہ میں متعدد سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ ایک جاپانی لڑکی نے جو اسلام سے کسی حد تک متعارف تھی متعدد سوالات دریافت کئے جن کے جوابات دینے کا موقع ملا۔ ہر موقع پر یہ محسوس کیا اور یقین پختہ تر ہوتا چلا گیا کہ اسلام کی تعلیمات انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں اور انسانی ذہنوں میں اُبھرنے والے ہر حقیقی سوال کا تسلّی بخش جواب اسلامی تعلیمات میں پہلے سے موجود ہے۔

الغرض تبلیغ اسلام کا میدان بہت وسیع ہے۔ اس کے مواقع بفضلہ تعالیٰ وافر تعداد میں ملتے رہتے ہیں۔ اور ان سے حتی المقدور پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بالآخر قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس سرزمین میں اسلام کی تبلیغ، ترقی اور وسعت کے سامان مہیا فرمائے، ہماری حقیر کوششوں کو اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

درخواست دعا

خاکسار کا ایم۔ اے کا امتحان ۱۱ر جون سے شروع ہو رہا ہے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد السّلام لون
رشی نگر۔

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم خلافت

(۱) جماعت احمدیہ کلکتہ

چونکہ جماعت احمدیہ کلکتہ کے اکثر افراد تجارت اور ملازمت پیشہ ہیں اس لئے عام دنوں میں ان سب کا مسجد میں حاضر ہونا مشکل تھا۔ لہذا دو روز قبل یعنی مورخہ ۲۵ مئی بروز اتوار مسجد احمدیہ کلکتہ میں دکل انجمن کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت اپنی روایتی شان کے ساتھ منایا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت کے فرائض محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر فاضل انچارج مبلغ کلکتہ نے سرانجام دیئے مکرم منیر احمد صاحب باتی کی تلاوت قرآن مجید اور صدر مجلس کی نظم کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا سب سے پہلی تقریر بنگلہ زبان میں خاکسار نے کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین کی عظیم برکات اور انکی شان و عظمت کو نہایت تفصیل سے بیان کیا۔ دوسری تقریر مکرم الحاج منشی شمس الدین صاحب نے "خلافت کی ضرورت اور اہمیت" کے عنوان پر کی۔ بعدہ مکرم طاہر احمد صاحب باتی نے نظم سُنائی۔

تیسری تقریر مکرم مظہر الحق صاحب کی تھی آپ نے سیدنا حضرت المصلح موعودؓ کے اقتباسات کی روشنی میں خلیفہ کا مقام۔ اس کی اطاعت کی برکت۔ خلیفہ کے انتخاب کی ضرورت اور بہت سارے پہلوؤں کو نہایت احسن رنگ میں بیان کیا۔ آخر میں مکرم غلام نبی صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدر مجلس نے اپنے صدارتی خطاب میں خلیفہ کے لغوی اور اصطلاحی معنے بیان کرتے ہوئے خلیفہ کی دونوں اقسام خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ الرسول کے امتیاز کو قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کیا۔ آخر میں دُعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نئی نسل کو خلافت کی ضرورت و اہمیت کو سمجھنے کی توفیق بخشے اور اس کی برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے آمین۔

خاکسار۔ ماسٹر مشرق علی۔ ایم۔ اے
قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔

(۲) جماعت احمدیہ مدراس

جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۷۵ء کو شام کے ۵ بجے زیر صدارت مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک شاندار اور پُر وقار جلسہ عام منعقد ہوا۔

مکرم بشیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزم شفیع اللہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم خوش الحانی سے سُنائی۔ اس کے بعد عزیزم رفیق احمد نے خلافت کی ضرورت اور برکات کے بارے میں تامل میں ایک تازہ نظم عمدہ طریق سے سُنائی۔

صاحب صدر کے مختصر خطاب کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ عزیزم محمد اعظم الدین صاحب حیدر آبادی (اُردو) مکرم احمد اللہ صاحب (اُردو) عزیزم بشارت احمد (تامل) مکرم ڈاکٹر میران شاہ صاحب (تامل) مکرم رفیع احمد صاحب (انگریزی) عزیزم ناصر احمد صاحب (تامل) اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے علی الترتیب خلافت ثالثہ کی عظیم تحریکات، خلافت کی ضرورت و اہمیت، برکات خلافت، خلافت ثانیہ کے عظیم کارہائے نمایاں، خلافت حقہ اسلامیہ جماعت احمدیہ میں، خلافت احمدیہ کی برکتیں اکناف عالم میں کے موضوعوں پر عمدہ تقریریں کیں۔

مکرم کریم الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ایک شعر

؎ اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

کی تشریح کرتے ہوئے اپنے مخصوص پُر جوش انداز میں مختلف واقعاتی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے خلافت کی برکات کی طرف روشنی ڈالی۔

جلسہ کے آخر میں خاکسار نے خلافت ثالثہ کی برکات اور اس کے عظیم کارہائے نمایاں کا ذکر کرتے ہوئے پہلے اردو میں پھر تامل میں تقریر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں خلیفہ ثالث کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کی مختلف پیشگوئیاں بیان کر کے خلافت ثالثہ کی عظمت کی طرف روشنی ڈالی۔

آخر میں مکرم صاحب صدر نے خلیفۂ وقت کے زیر قیادت متحد و متفق ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دُعا کروائی اور یہ جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے بعد جماعت احمدیہ مدراس کے سابق صدر محترم مولوی پروفیسر محمد صاحب مرحوم کے فرزند اکبر مکرم محمد احمد صاحب کی طرف سے تمام سامعین کی خدمت میں پُر تکلف ٹی پارٹی دی گئی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

جلسہ میں کثیر تعداد میں احمدی مردوں اور مستورات نے شرکت کی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو خلافت کی برکات سے مالا مال کر دے آمین۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

(۳) جماعت احمدیہ ہبلی

مورخہ ۲۷ مئی احمدیہ دار التبلیغ ہبلی میں بعد نماز عشاء جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ کثیر تعداد میں مرد و زن نے اس بابرکت اجلاس میں شرکت کی۔

زیر صدارت محترمی ایچ۔ ایم۔ منڈاسگو صاحب صدر جماعت ہبلی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمی غوثو میاں صاحب نے فرمائی۔ اور نظم مکرمی عبد السلیم صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرمی محمد اقبال صاحب منڈاسگو نے "خلافت احمدیہ کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی واضح پیشگوئی" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی کتاب "الوصیت" کے ایک اقتباس پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا کہ حضور اقدس ؑ نے خلافتِ احمدیہ کی خوشخبری پہلے سے دے رکھی تھی۔

دوسری تقریر خاکسار نے کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں خلافت کے لغوی و اصطلاحی معنے خلافت کا انتخاب اور خلافت کی ضرورت و اہمیت اور برکات خلافت کے پہلوؤں پر مختصراً روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو خلافت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھنے اور اس کی تحریکات و برکات سے کماحقہٗ مستفیذ ہونے کی اپیل کی۔

آخر میں صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں خلافت کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ تلقین کی کہ خلیفۂ وقت کی تحریکات پر بدل و جان عمل کر کے ہی ہم میں روحانی ترقی ہو سکتی ہے اور برکاتِ خلافت سے مستفیذ ہو سکتے ہیں۔ بعدہٗ آپ نے دُعا فرمائی۔ اور بعد دُعا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار
مظفر احمد بنغل
مبلغ ہبلی

(۴) جماعت احمدیہ شیموگہ

مورخہ ۲۷ ہجرت (مئی) ۱۳۵۴ہش/۱۹۷۵ء احمدیہ مسجد میں بعد نماز عشاء جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جسکی صدارت مکرم سید دادا صاحب نے فرمائی۔

جلسہ کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ جو عزیزم سلطان نے کی بعدہٗ مکرم سید خلیل احمد صاحب نے نظم سنائی۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت کو بیان کیا۔ سب سے پہلے عزیزم منصور احمد صاحب نے خلافت کے بارے میں اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔ دوسری تقریر مکرم مظہر الحق صاحب نے "خلافت ثالثہ کی برکات" پر کی۔ تیسری تقریر مکرم خضر محمود صاحب نے "خلافت اسلامی" پر کی۔

آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے "خلافت کی ضرورت اور خلافت کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے۔ خلافت حقہ اور ہماری ذمہ واریاں" پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم ایس۔ ایم جعفر صادق صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔

بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔ اور حاضرین جلسہ کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

خاکسار رفیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

(۵) جماعت احمدیہ یادگیر

مورخہ ۲۷ مئی مسجد احمدیہ یادگیر میں جماعت احمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔

محترم جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت اس مبارک و مقدس تقریب سعید کا آغاز محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ولی الدین خان صاحب کی نظم خوانی سے ہوا۔ سب سے پہلے مکرم محمد خواجہ غوری صاحب نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار منظور احمد نے "خلافت حقہ اسلامیہ" کے عنوان پر تقریر کی جس میں آیت استخلاف سے خلافت کی اہمیت۔ ضرورت اور برکات پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ بعد ازاں ہمارے ایک احمدی بھائی جناب ماسٹر غلام یٰسین صاحب نے اپنی تیار کردہ نظم سُنائی۔

آخر میں صدر محترم جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اور مختصر رنگ میں خلافت احمدیہ کی نعمت۔ برکت۔ اہمیت۔ اور ضرورت کا ذکر فرمایا۔ اور ایک لمبی پرسوز دُعا کے ساتھ یہ مبارک جلسہ ہوا دس بجے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر۔

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ (سکریٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۳۵ا:- منکہ محیتین بی بی زوجہ مکرم محمد علی صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن درگاہ محلہ بھدرک۔ ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔

میرے مہر کے عوض خاوند کی طرف سے مجھے جو جائیداد ملی تھی وہ ۸۰ ڈسمل زمین زرعی ہے جس کی قیمت ایک ہزار روپے اور بانس باڑی کی قیمت ۵۰۰ روپے ہے میرے پاس زیورات نہیں ہیں میں ۱۵۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد زندگی میں جو جائیداد پیدا کروں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور بوقت وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الاسنۃ۔ محیطا بی بی۔ گواہ شد۔ سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد۔ شیخ محمد یونس سکریٹری امور عامہ جماعت بھدرک۔

وصیت نمبر ۱۴۳۶ا:- میں عبدالرحمٰن ولد میاں فضل الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے اس وقت بصورت گذارا صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ۹۰/- روپے تنخواہ اور ۲۰ روپیہ مہنگائی الاؤنس مل رہا ہے میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ سائیں عبدالرحمٰن درویش۔ گواہ شد۔ محمد نعمان کارکن بہشتی مقبرہ۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد

وصیت نمبر ۱۴۳۷ا:- منکہ حسن آرا زوجہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں صرف حق مہر مبلغ ۱۵۰/- روپے ہے وہ بھی بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور کسی قسم کی کوئی آمد نہیں ہے میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الاصلۃ۔ حسن آرا۔ گواہ شد۔ سائیں عبدالرحمٰن درویش۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔

وصیت نمبر ۱۴۳۹ا:- میں عبدالحمید ٹاک ولد محمد اکرم صاحب قوم ٹاک پیشہ ملازمت تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ تفصیل ذیل ہے۔

مکان پختہ واقع یاری پورہ جس میں سے میرا ۱/۲ حصہ ہے جس کی قیمت میرے حصہ کی تقریباً آٹھ ہزار روپے ہے۔ اور ایک دوکان پختہ واقعہ یاری پورہ جس میں میرا ۱/۴ حصہ ہے۔ جس کی قیمت میرے حصہ کی تقریباً تین ہزار روپے ہے۔ ایک کوٹھار چوبی میں بھی ۱/۲ حصہ ہے جس کی قیمت ایک ہزار روپے میرے حصہ کی ہے۔ ایک کچن دگاڈ خانہ جس کی قیمت پانچ سو روپے ہے۔ ایک باڑی نقد خرید کردہ جس میں ۱/۲ حصہ جس کی قیمت میرے حصہ کی آٹھ سو روپے ہے۔ اس کے علاوہ درختان اخروٹ و ثمر دار وغیرہ میں جس قدر میرے حصہ کی آمدن ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی آمدن داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کراتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری ملازمت تین صد روپے ماہوار ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ زندگی میں کوئی جائیداد یا آمدن پیدا کروں گا تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ عبدالحمید ٹاک، یاری پورہ۔ گواہ شد۔ مرزا وسیم احمد قادیان۔
گواہ شد۔ عبدالرحمٰن امیر جماعت قادیان۔

وصیت نمبر ۱۴۴۰ا:- منکہ عائشہ بیگم زوجہ نعیم احمد صاحب عارف قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ میری جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ جائیداد منقولہ بہ تفصیل ذیل ہے۔

مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیورات طلائی وزنی ۱۰ گرام قیمتی ۵۰۰/- روپے ہیں۔ اور زیورات چاندی پازیب وزنی پانچ تولہ قیمتی ۲۵/- روپے ہے ایک انگوٹھی قیمتی ایکصد روپے ہے۔ میں ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد یا آمدن زندگی میں پیدا کروں گی اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الاصلۃ۔ عائشہ بیگم قادیان۔ گواہ شد۔ نعیم احمد عارف۔ گواہ شد۔ مستری محمد حسین درویش۔

وصیت نمبر ۱۴۴۱ا:- میں علی احمد ولد مختار احمد صاحب قوم شیخ عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۱ء ساکن چوانگی کلکتہ۔ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ والد صاحب غیر احمدی ہیں اُن کی جائیداد ہے اگر مجھے اُن کی طرف سے جائیداد ملے گی۔ تو میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دونگا۔ اس وقت مجھے یکصد روپے ماہوار آمدن ہے۔ میں اپنی آمدن اور جو جائیداد بھی ملے گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اپنی زندگی میں جو جائیداد پیدا کروں گا۔ یا جو آمدن میں اضافہ ہوگا اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ علی احمد۔ گواہ شد۔ افتخار احمد اشرف۔ گواہ شد۔ محمد فیروز الدین کلکتہ نزیل قادیان۔

وصیت نمبر ۱۴۴۲ا:- میں عنایت اللہ منڈاشی ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب منڈاشی۔ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ مَیں اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت بمشاہرہ ۱۴۰/- روپے کر رہا ہوں۔ مَیں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ زندگی میں جو جائیداد پیدا کرونگا یا آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ عنایت اللہ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد۔ محمد حمید کوثر مبلغ جماعت احمدیہ۔ گواہ شد۔ سعادت احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان

۱۹-۲۰-۲۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوگا۔ احباب اس للّٰہی سفر کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبارِ قادیان

۱۔ مکرم مشتاق احمد صاحب و مکرم نذیر احمد صاحب آف ماریشس مع تین خواتین حضرات مورخہ ۴ر جون کو مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے قادیان تشریف لائے۔ اور ۸ر جون کو واپس تشریف لے گئے۔

۲۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ناگالینڈ سے مورخہ ۳ر جون کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور ۱۰ر جون کو واپس تشریف لے گئے۔

درخواستِ دُعا

مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش جو کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ انہیں ۷ر جون کو شدید دورہ پڑا۔ رات مقامی ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا۔ ٹیکے وغیرہ لگے۔ لیکن ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ انہیں امرتسر لے جایا جائے۔ چنانچہ امرتسر لے جایا گیا۔ امرتسر کے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ چونکہ اس بیماری کے علاج کی پوری سہولتیں امرتسر میں میسر نہیں اس لئے لدھیانہ کے مشن ہسپتال میں لے جاؤ۔ چنانچہ ۸ر کی شام کو انہیں لدھیانہ لے جایا گیا۔ C.M.C. لدھیانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوراً داخلہ مل گیا۔ جس کے لئے عزیزم عبد الرشید بدر کا رسوخ کام آیا۔ ان کی ہمدردی لائقِ تحسین و شکریہ ہے۔ رات چار گھنٹے تک پانچ سرجن اپریشن میں لگے رہے۔ الحمد للہ کہ اپریشن کامیاب رہا۔ اور اب ہمارے درویش بھائی کی حالت خطرہ سے باہر ہے۔ احبابِ کرام صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں کریں۔

(ایڈیٹر)

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کے دوسرے لڑکے عزیزم سید پرویز افضل، ایم۔بی بی ایس کے مقابلہ کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ نیز بی۔فارمیسی کے مقابلہ کے امتحان میں ۸ر جون کو شریک ہونا ہے۔ احبابِ کرام اور درویشانِ عظام سے دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ نیز خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم سید جاوید انور کی مستقل اعلیٰ ملازمت کیلئے بھی دُعا فرما کر ممنون فرماویں۔ (خاکسار (ڈاکٹر) سید حمید الدین احمد۔ جمشید پور)

(۲) خاکسار کا چھوٹا بچہ عزیزم عظمت اللہ سعیدی کھیلتے ہوئے گر گیا تھا جس سے چہرہ پر کاری زخم آیا ہے۔ سرکاری دواخانے میں اپریشن کیا گیا۔ مگر مرض کی شدت کی وجہ سے اب مشن ہسپتال میں مکرر اپریشن ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و شفا دے۔ آمین۔ (خاکسار: ظفر اللہ سعیدی۔ دفتر وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

(۳) خاکسار کے دو لڑکے جمال احمد اور کمال احمد امسال آئی۔ ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ کچھ عرصہ کالج وغیرہ بند رہنے کی وجہ سے بچوں نے اپنے طور پر تیاری کی ہے۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے نیز ان کو میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ ملنے کے لئے تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے! (خاکسار: اے۔کے۔رضی احمد۔ گوپال گنج (بہار))

(۴) خاکسار کے خالو جان مکرم مقبول احمد صاحب کو پیشاب کی تکلیف سے بنگلور کے ہسپتال میں داخل کروایا گیا تھا۔ ۲۶ر ۴ کو کامیاب اپریشن ہوا۔ اُن کی خدمت کے لئے میری خالہ جان وہاں پہنچیں۔ اچانک انہیں ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے۔ ہر دو کی کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار: داؤد احمد مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حضرت چودھری حسن دین صاحب باجوہ درویش وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۴ر جون۔ افسوس! حضرت چودھری حسن دین صاحب باجوہ درویش آج بعد دوپہر ایک بجے وفات پا گئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مقاماتِ مقدسہ قادیان کی خدمت کے لئے مئی ۱۹۴۸ء میں قادیان آئے تھے۔ اور ۲۷ سال تک اپنا عہدِ وفا نبھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم بہت سادگی پسند اور خاموش طبع انسان تھے۔ چند سال قبل مرحوم کے دائیں پاؤں میں ٹخنے کے قریب ایک زخم ہوا جو خطرناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ کافی علاج کے بعد زخم تو مندمل ہو گیا لیکن ٹانگ پر مستقل اثر چھوڑ گیا تھا جس کی وجہ سے انہیں بیساکھیوں کے سہارے چلنا پڑتا تھا۔ ٹانگ کی اس کمزوری کے ساتھ جب بڑھاپے کی کمزوری شامل ہو گئی تو زیادہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے۔ جب تک ہمت رہی نمازوں کے لئے مسجد میں آتے رہے۔ لیکن کمزوری بڑھنے پر دارالمسیح کے اندر حضرت نواب صاحب والے مکان کے نچلے حصّہ کے ایک کمرہ میں گوشۂ تنہائی میں رہے۔

بعد نمازِ مغرب لنگر خانہ کے صحن میں درویشوں کی کثیر تعداد سمیت حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہؓ میں دفن کر دیا گیا۔

ادارہ "بدر" مرحوم کے تمام پسماندگان سے افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(ایڈیٹر)

ضروری اعلان!

مکرم میاں عبد الرحیم صاحب فانی کارکن سلسلہ احمدیہ مدت ہوئی کہ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کا کچھ ترکہ ہے جسے حاصل کرنے کے لئے ان کے ورثاء نے مطالبہ کیا ہے۔ اگر کسی دوست کو کوئی اعتراض ہو یا اگر کسی نے مرحوم سے کچھ لینا ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دفتر قضاء کو اطلاع دیں۔

ناظمِ قضاء سلسلہ احمدیہ قادیان

درخواست دعا: میرے چچا جان محترم چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ سابق افسر حفاظت حضرت مصلح موعودؓ سترہ سالہ انگلستان میں قیام کے بعد پچھلے سال سے اپنی صاحبزادی مریم صدیقہ صاحبہ کے پاس کینیڈا میں ہیں۔ وہ جملہ احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے نیک مقاصد میں آسانیاں پیدا فرمادے۔ اور وہ اپنی وصیت کا حصہ جائداد بھی جلد ادا کر سکیں۔ اور ان کی شدید خواہش ہے کہ جب ان کا آخری وقت آئے تو وہ دارالامان میں ہوں۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں۔ آمین۔

خاکسار: چوہدری عبد القدیر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

مظفر نگر میں جماعت احمدیہ کی کامیاب کانفرنس اور علمائے دیوبند کی طفل تسلّی!

۲۴-۲۵ مئی کو مظفر نگر میں جماعت احمدیہ اُتر پردیش کی طرف سے عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی تفصیلی رپورٹ بدر کے گزشتہ شمارہ میں قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کانفرنس کے اجلاسات برہمن انٹر کالج کے وسیع و عریض لان میں منعقد کئے گئے۔ اور باقاعدہ شامیانے، ٹیوب لائٹوں اور قمقموں سے صحن اور گیٹ کو سجایا گیا تھا۔ نیز متعدد لاؤڈ اسپیکر اسٹیج پر اور صحن کے مختلف اطراف میں فٹ کئے گئے تھے۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ دو دن کانفرنس کی تشہیر کی گئی۔ نیز شہر کے مسلم و غیر مسلم معزز حضرات شریک ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس۔ ایس ڈی ایم صاحب بھی بذاتِ خود شریک ہوئے اور تقاریر کو سماعت فرمایا۔ کانفرنس کے دونوں روز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجلاسات کی صدارت فرمائی۔

اس کانفرنس میں اسلام کی پُر امن تعلیمات اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین روحانی مقام، ختمِ نبوت۔ اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کے بارہ میں عالمانہ اور مؤثر تقاریر ہوئیں۔ جن پر ہر طبقہ کے لوگوں نے پسندیدگی کا اظہار کیا۔

لیکن چونکہ اس کانفرنس کا کامیاب ہوجانا شر پسند علماء کی زبردست شکست کے مترادف تھا۔ اس لئے ان ملاؤں نے ایڑی چوٹی کا زور اس کانفرنس کو رُکوانے کے لئے لگایا۔ لیکن ان کی مخالفانہ کوششوں کے باوجود یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور کامیاب رہی۔ اب یہ علماء عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے اور طفل تسلّی دینے کے لئے خلافِ واقعہ صریحاً کذب بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

چنانچہ مولانا عبد الحق صاحب انچارج دفتر اہتمام دار العلوم دیوبند کی رپورٹ ملاحظہ کریں۔ انہوں نے:

"مظفر نگر میں قادیانیوں کی کھلی ہوئی ناکامی"

"جلسہ عام کے بجائے بند کمرے میں چند نفری میٹنگ"

کے دوہرے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ:-

"ڈسٹرکٹ کلکٹر صاحب نے بھی جلسہ عام کرنے کو ممنوع قرار دیدیا۔ قادیانیوں نے کوشش کی کہ اور کچھ نہیں تو مالوی کالج میں ہی جلسہ کریں۔ اس کے لئے انہوں نے اعلان کا انتظام بھی کیا تھا کہ مسلمانوں نے اور ان کے مطالبہ پر پولیس نے اس اعلان کو موقوف کرادیا۔ کالج کے انتظامیہ نے بھی صورتِ حال کے مدِ نظر قادیانیوں کو مجبور کیا کہ وہ جلسۂ عام نہ کریں۔ البتہ ان کو کالج کے ایک کمرے میں خاموشی سے میٹنگ کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ چنانچہ قادیانیوں نے تمام راستے مسدود دیکھ کر اس تجویز کے مطابق صرف بند کمرے میں اپنی مخصوص میٹنگ کرنے پر اکتفاء کیا۔"

یہ ہے ان علماء کی کذب بیانی۔ ہم اُن سے صرف اتنا ہی کہتے ہیں کہ اے علماءِ دیوبند! اتنا صریح جھوٹ بول کر آپ کیوں اپنی عاقبت کو خراب کر رہے ہیں۔ آخر آپ نے ایک روز خدا کے حضور حاضر ہونا ہے ــــ!!

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ جماعتِ احمدیہ پونچھ۔

وقفِ جدید اور انصار اللہ کی ذمّہ داریاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۸۹۳ء کو رقم فرماتے ہیں:-

"اِس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ملکِ ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و ناظر مقرر ہوں۔ اور بندگانِ خدا کو دعوتِ حق کریں۔ تا حجتِ اسلام روئے زمین پر پوری ہو۔" (نشانِ آسمانی صفحہ ۵۰)

ہم احمدی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطاب مَنْ انصاری الی اللّٰہ کے جواب میں ــــ **نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ** کہا ہے، ہمارے ایمان کا تقاضا ہے کہ جو افراد وقفِ جدید کی تحریک میں شامل نہیں ہیں حضور اقدس کے اس منشاء کے مطابق اس میں شامل ہوں۔ جماعتیں چندہ وقفِ جدید میں مثالی قربانی کے لئے ہر فرد کو تیار کریں۔ اور ذی استطاعت احباب کو معاونینِ خاص میں شامل فرمادیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۵ء

احبابِ جماعت کی خدمت میں ضروری گذارش

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ نظارت اُمورِ عامّہ قادیان کی طرف سے جلسہ سالانہ ربوہ کے قافلہ کی منظوری کے لئے وزارت خارجہ بھارت سرکار کی خدمت میں درخواست بھجوادی گئی ہے۔ لہٰذا اس قافلہ میں شمولیت کے خواہشمند احباب ابھی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ کیونکہ اس سلسلہ میں متعدد مشکلات میں سے گزرنا ہوگا۔ مثلاً سب سے پہلا مرحلہ انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوانے کا ہے۔ ہر دوست کو مقامی طور پر اس کے لئے کوشش کرنی ہوگی جس میں پاکستان کا اندراج ضروری ہے۔ ② - پاسپورٹ بن جانے کے بعد سوس ایمبیسی (Swiss Embassy) کے ذریعہ ویزا لینے کی کارروائی کرنی ہوگی۔ چونکہ دونوں ممالک کے درمیان براہِ راست سفارتی تعلقات نہیں ہیں لہٰذا ویزا حاصل کرنے میں بھی کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا ابتدائی کارروائی ابھی سے شروع کر دینی ضروری ہے۔ ③ - اس قافلہ میں شمولیت کے خواہشمند احباب اپنی اپنی جماعت کے امراء اور صدر صاحبان کی وساطت سے اُن کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست نظارت ہذا میں بھجوادیں۔ تاکہ درخواست دہندگان کی تعداد کو قافلہ کی محدود تعداد کے مطابق ترتیب دے کر فہرست کو آخری شکل دی جاسکے۔ ④ - جن دوستوں کے انٹرنیشنل پاسپورٹ تیار ہوں اور اس میں پاکستان کا نام بھی درج ہو ایسے دوست اپنے پاسپورٹ کا نمبر۔ تاریخِ اجراء۔ تاریخِ اختتام (Valid up to ---) اور مقامِ اجراء وغیرہ کوائف بھی اپنی درخواست کے ہمراہ ارسال فرمادیں۔

ویزا کے حصول کے لئے کب اور کس طرح کارروائی کرنی ہے، نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کر دیا جائے گا۔

ناظر اُمورِ عامّہ قادیان

غیر ممالک میں اساتذہ کی ضرورت!

بعض بیرونی ممالک میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ان مضامین میں ایم۔ اے کی سند رکھنے والے احبابِ جماعت اپنی درخواستیں امیر یا صدرِ جماعت کی وساطت اور سفارش کے ساتھ نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

انگریزی۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ بیالوجی۔ زراعت۔ فزیکل ایجوکیشن ٭

ناظر اُمورِ عامّہ قادیان

ایک قابلِ تعریف جذبہ

مکرم رشید احمد خان صاحب عادل آباد (آندھرا) تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"میرے بچوں نے کچھ پیسے جمع کر لئے تھے اور مجھ سے گزارش کی کہ ہمارے پاس جمع کئے ہوئے چار چار روپیہ ہیں ہمارے یہ روپے بھی چندہ میں بھجوادیں تو میں وقفِ جدید کی مد میں وہ رقم ارسال کر رہا ہوں۔ اور اپنی جانب سے ایک ایک روپیہ جمع کر کے سب بچوں کے پانچ پانچ روپیہ بھجوا رہا ہوں۔"

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

مکرم سید محمد عبد الباقی صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ (بہار) کے ہاں دوسری بچی تولد ہوئی ہے جملہ احبابِ جماعت سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اولادِ نرینہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار محمد اکرم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔